

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

باون وال بجٹ اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 18 مئی 2018ء بروز جمعہ بہ طبق 02 رمضان المبارک 1439 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دعاۓ مغفرت۔	04
3	میزانیہ بابت مالی سال 2018-19ء پر بحثیت مجموعی عام بحث۔	14

## ایوان کے عہدیدار

اسپیکر-----میڈم راحیلہ حمید خان دُرانی

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی-----جناب شمس الدین

ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔جناب عبدالرحمن

چیف رپورٹر-----جناب مقبول احمد شاہواني



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 18 مئی 2018ء بروز جمعہ بہ طابق 02 رمضان المبارک 1439 ہجری، بوقت شام 04:00 بجکھر 50 منٹ پر زیر صدارت میڈم راحیلہ حمید خان درانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْفُرْqَانُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۝ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلِيُصُمِّمْهُ ط وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ آيَاتٍ  
أُخْرَ ط يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلَتُكِمُلُوا  
الْعِدَّةَ وَلَتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلَىٰ مَا هَدَيْتُمُ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾

﴿پارہ نمبر ۲ سورہ البقرہ آیت نمبر ۱۸۵﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مہینہ رمضان کا ہے جس میں نازل ہوا قرآن ہدایت ہے واسطے لوگوں کے اور دلیلیں روشن راہ پانے کی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کی، سو جو کوئی پائے تم میں سے اس مہینہ کو تو ضرور روزے رکھے اسکے، اور جو کوئی ہو یہاں یا مسافر تو اسکو گتنی پوری کرنی چاہیئے اور دنوں سے، اللہ چاہتا ہے تم پر آسانی اور نہیں چاہتا تم پر دشواری اور اس واسطے کہ تم پوری کرو گتی اور تاکہ بڑائی کرو اللہ کی اس بات پر کہ تم کو ہدایت کی اور تاکہ تم احسان مانو۔ صدق اللہ العظیم۔

**میڈم اسپیکر:** جزاک اللہ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جی سردار صاحب۔

**سردار عبدالرحمن کھیتران:** میڈم اسپیکر! رات کو جو واقعہ ہوا ہے ایف سی کے یک پر ہشتنگر دوں کا حملہ ہوا ہے اُسکی ہم شدید الفاظ میں ندمت کرتے ہیں۔ اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں اُن فورسز کو کہ انہوں نے انکا حملہ ناکام بنایا ہے۔ اور وہاں ہمارے موڑوے کے ایک آفیس جسکی جرأۃ کو سلام ہے کہ انہوں نے انکی گاڑی کو روکا اور گاڑی میں دھماکہ ہوا اس دھماکہ میں وہ شہید ہو گئے۔ ان کیلئے دعا کرادیں۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

**میڈم اسپیکر:** آج چونکہ رخصت کی کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی ہے۔ جو معزز زار اکین بجٹ بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوادیں۔ شیڈول کے مطابق میزانیہ بابت مالی سال 19-2018ء پر بحث کا آغاز مورخہ 17 مئی 2018ء کے اجلاس میں ہوتا تھا جونہ ہو سکا۔ اب میزانیہ بابت مالی سال 19-2018ء پر بحث کا آغاز آج کیا جا رہا ہے۔ اس طرح قاعدہ نمبر (3) 118 کے تحت میزانیہ پر بحث کیلئے کم از کم تین دن مقرر کرنا ضروری ہے۔ لہذا تجویز یہ ہے کہ بروز اتوار مورخہ 20 مئی 2018ء کو بھی اسمبلی نشت برائے بحث میزانیہ 19-2018ء مختص کیا جائے۔ اس لئے ایوان کی رائے لینا مقصود ہے کہ اسمبلی کے قاعدہ (A) 21 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے جس کے تحت اتوار کو اسمبلی نشت منعقد نہیں کی جاسکتی۔ تو میں اس کیلئے آپ لوگوں سے ایوان کی رائے لوں گی۔ کیا بروز اتوار مورخہ 20 مئی 2018ء بوقت سہ پہر تین بجے اجلاس کیلئے آپ کی اجازت ہے؟ exempt قرار دیا جائے۔ چونکہ اس کو اسمبلی کی اکثریت کی رائے حاصل ہوئی ہے لہذا بروز اتوار مورخہ 20 مئی 2018ء بوقت سہ پہر تین بجے میزانیہ بابت مالی سال 19-2018ء پر بحیثیت مجموعی عام بحث کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اب میں بحث کیلئے ممبران کو کہتی ہوں کہ جو بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنی تقاریر شروع کریں۔ عبدالرحیم زیارت وال صاحب! اپوزیشن لیڈر کی بحیثیت سے آپ پہلے بحث میں حصہ لینا چاہیں گے؟ یا آخر میں اپنے بحث کو کیمیں گے؟ ویسے روایتاً تو بحث کو سمیٹا جاتا ہے اور اس میں بات ہوتی ہے اگر آپ؟

**جناب عبدالرحمن زیارت وال (قائد حزب اختلاف):** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میرے خیال میں بجٹ کے حوالے سے پہلی speech شاید اپوزیشن لیڈر۔۔۔

**میڈم اسپیکر:** نہیں ایسے توروں میں نہیں ہے۔ ویسے last اہاری تھی، باقی روایتاً بھی وہ بحث کو سمیٹ کے last اپوزیشن لیڈر اور سی بیم ہوتے ہیں۔

**قائد حزب اختلاف:** آپ کی مرضی۔

**میڈم اسپیکر:** نہیں، اگر وہ کرنا چاہتے ہیں مجھے اعتراض نہیں روایتاً رولر میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ کو میں دعوت دیتی ہوں۔ میں انہی کی خواہش کا اظہار پوچھ رہی ہوں۔ جی۔ عبدالرحیم زیارتوال! لیڈر آف اپوزیشن Floor is with you

**قائد حزب اختلاف:** شکریہ میڈم اسپیکر! بجٹ پر بحث شروع کرنے سے پہلے میں آپ کی اور پورے ہاؤس کی توجہ چاہتا ہوں، کل یہاں اسمبلی میں جو ناخنگوار ماحول اور اُس میں دھمک پیل اور فلاں فلاں جو کچھ ہوا یہ ہماری روایات، پہلا روزہ تھا اور سب کچھ کے برکس تھا۔ پارٹی کی حیثیت سے، اپوزیشن کی حیثیت سے جو ہمارے دوست تھے، جنہوں نے احتجاج ریکارڈ کر رہے تھے۔ اور اُسیں کچھ ناگفتہ قسم کے غیر شائستہ الفاظ، غیر مہذب الفاظ استعمال ہوئے، اُن سے چیسر پر سن کی یادوں تو کی جس کی بھی دل آزاری ہوئی ہو، میں اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے اُس پر معذرت کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی ہاؤس سے ریکوئیست کرتا ہوں کہ ہمارے ساتھی اسمبلی کے ممبرز تھے، جو کچھ ہوا اچھا نہیں ہوا۔ اور ریکوئیست یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہاؤس اسکو دوبارہ سے جیسا کہ ہاؤس نے منظوری دی ہے، اُنکی معطلی کی۔ میں ریکوئیست یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہاؤس دوبارہ اس پر غور کرے کہ وہ اسمبلی اجلاس میں آئیں اور اسمبلی اجلاس میں ہمارے ساتھ ٹیڈیں۔ اور چونکہ بجٹ اجلاس ہے اور ایک معنی میں last اجلاس ہے، اس اسمبلی کا تو یہ گزارش، اگر ہاؤس کے توسط سے آپ ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، تو اس پر اگر آپ وہ کریں گے اُس کے بعد میں بولوں گا۔

**میڈم اسپیکر:** جی، قائد ایوان صاحب! کل جو یہ ناخنگوار واقعہ ہوا ہے۔ اس پر آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟  
**میر عبدالقدوس بن جو (قائد ایوان):** جی۔ شکریہ میڈم اسپیکر! زیارتوال صاحب کی مہربانی کہ اُس نے معذرت کر لی۔ زیارتوال صاحب نے ایسا کوئی کام نہیں کیا کہ وہ معافی مانگے، individual ہے، تین ہمارے معزز زار اکیں ہیں، انہوں نے اس طرح کیا۔ میڈم! یہ میرا مائیک۔ ایک تو میری آواز کم ہے پھر یہ میرے مائیک میں بھی خرابی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** جی یہ بھی سب کے ہی خراب ہیں۔ آپ کا شکریہ کہ اس دفعہ آپ لوگوں نے اسمبلی کے لئے کچھ فنڈ منظور کیا۔ تو اُس پر کام شروع ہے۔

**قائد ایوان:** اُس سے میں نے کہا تھا پھر اسکو ہم نے process کیا اور پی ایس ڈی پی میں بھی اسکو ڈال دیا۔ بہر حال ہم نہیں چاہتے ہیں کہ اُنکے بغیر ہماری اسمبلی کا جو ہاؤس ہے وہ بھی سنسماں لگ رہا ہے۔ کیونکہ بولنے والے وہی تھے۔ اچھا بولتے، نہ بولتے، کم از کم بولتے تھے۔ لیکن اُنکے بغیر ہم بھی وہ ہیں لیکن یہ ہے کل جودو، تین واقعات ہوئے ہیں، وہ بالکل نامناسب ہیں۔ ایک تو یہ تھا کہ اُنکی بات کرنے کا جو روایہ ہے وہ صحیح نہیں تھا۔

دوسرے اسپیکر صاحبہ نے جو فیصلہ دیا وہ چیئر کا فیصلہ تھا۔ سارجنٹ ایٹ آرمز کو اُسکو بھی انہوں نے وہاں بے عزت کر دی۔ وہ بھی ہماری ہاؤس کی بے عزتی ہے۔ پھر آئے، اور انہوں نے سب کو گالیاں بھی دیں ”بے خمیر“ اور یہاں چیئر پر بیٹھی ہوئی ہماری اسپیکر صاحبہ اُنکے اوپر انہوں نے کاغذ پھینکنے پیڈ مارے، مطلب انتہا، جتنا نہیں ہونا چاہیے تھا وہ انتہا کر دی۔ چار سال سے ہم نے اپوزیشن دیکھی ہے۔ ہم یہاں گورنمنٹ پیچر پر تھے، وہاں اپوزیشن تھی۔ ہاں! اپنا احتجاج بھی کرتے تھے، اپنی بات کرتے تھے۔ پہلے سال اُنکے علاقوں میں بالکل زیر والیو کیشن دیا، پیسے نہیں دیئے۔ اپوزیشن کے علاقوں میں بالکل انہوں نے اپنا احتجاج صرف فلور پر کیا اور اپنی بات اس ہاؤس کے سامنے رکھی، کہ ہمارے ساتھ یہ ہوا ہے۔ اس طرح کا کوئی ناخوشنگوار واقعہ نہیں ہوا ہے۔ کل جو ہوا ہے وہ بالکل نامناسب والی کہانی ہے۔ پھر ہم نے سارے دوستوں سے ریکوئیٹ کی کہ اُنکے بغیر بھی اچھا نہیں ہے، ہمارا آخری ٹائم ہے، ہم ایسی روایت قائم نہیں کریں کہ وہ ہمارے بغیر، آخری اجلاس ہے۔ اور وہ اُسمیں نہیں ہوں۔ بہر حال ایک تو یہ ہے کہ سب نے یہ کہا ہے کہ وہ تین، چار ہیں، ہاؤس بھی معزز ہے، انسان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ جس طرح سرفراز سے ہوا، کل اُس نے فلور پر معافیاں مانگیں۔ معافیاں مانگنے سے انسان کی قدر کم نہیں ہوتی۔ ایک تو یہ ہے کہ اسمبلی کی تین دن کی کارروائی چھوڑ کے جو آخری بحث کے دن ہیں چلو بحث میں وہ شامل ہو جائیں۔

**میدم اسپیکر:** سی ایم صاحب! یہ تین دن اٹھا رہا، اُنیں اور بیس کو بحث ہے۔

**قائد ایوان:** بس آخری دن جو بحث کا ہے، اُسمیں وہ انکو allow کر دیں۔ چلوتا کہ کل کوئی بھی معزز ممبر اس طرح کی حرکت نہیں کرے۔ اسمبلی کے تقاضے کو پامال نہیں کرے ایک دوسرے کو گالی گلوچ نہیں کریں۔ اس سے ہم لوگوں کو تربیت دیں، اس ہاؤس سے لوگ تربیت حاصل کریں، اس ہاؤس سے لوگ سبق سیکھیں کہ ادھرس طرح کے جیسے پارٹیاں ہیں، جس طرح ہیں۔ لیکن کس تہذیب کس طریقے سے کس قابلی طریقے سے یہ لوگ بات کرتے ہیں۔ یہاں آ کے کبھی کبھی ہم اپنے اسٹوڈنٹس کو یہاں لاتے ہیں کہ وہ ہم سے سیکھیں ہمیں دیکھیں کہ اُنکے نمائندے کیا کر رہے ہیں۔ اگر وہ ہماری یہ چیزیں دیکھیں گے کیا وہ اُنکو محسوس نہیں کریں گے کہ ہم نے کن کو اسمبلی میں بھیجا ہے۔ یہ آپس میں وہاں گالی گلوچ کر رہے ہیں۔ بازار میں بھی لوگ گالی گلوچ نہیں کرتے ہیں، یہاں اس طرح ہوا۔ بہر حال اس طرح کے اقدام اگر کوئی کرتا ہے، کم از کم تھوڑا بہت اسمبلی کا وقار بحال کرنے کیلئے اس طرح کے چھوٹے چھوٹے اقدام کرنے پڑیں گے تاکہ اسمبلی کا تقاضہ بحال ہو۔ دونوں اُن کی معطلی ہو، بس آخری دن بحث کیلئے آ جائیں میرے خیال میں ہمارا یہی فیصلہ ہے۔

**میدم اسپیکر:** آج اور کل بحث ہے۔ کہ 20th کو آپ اجازت دے رہے ہیں۔

**قائد ایوان:** آخری دن، اگر وہ written میں ہاؤس کو لکھ کر دے دیتے ہیں۔ اور اس فلور پر معافی مانگتے ہیں۔ فلور پر معذرت کر لیتے ہیں ”کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے“، انسان سے غلطی ہو جاتی ہے۔ سب نے یہاں معافیاں مانگی ہیں۔ جن جن سے غلطیاں ہوئی ہیں انہوں نے معافی مانگی ہے۔ انسان سے کچھ کم نہیں ہوتا ہے کہ ہم نے معافی مانگی، ہم نے معذرت کر لی، ہم سے کچھ کم نہیں ہو جاتا ہے، معذرت کرنے سے انسان بڑا ہو جاتا ہے۔

**میڈم اسپیکر:** جی ٹھیک ہے۔ جی حامد اچکزی صاحب۔

**ڈاکٹر حامد خان اچکزی:** بڑا اچھا ماحول بننے جا رہا ہے۔ ہم میں اگر یہ اہلیت ہے کہ ماحول کو خراب کر لیتے ہیں لیکن یہ اہلیت بھی ہونی چاہیے کہ ماحول کو ٹھیک بھی کریں۔ جنہوں نے جو الفاظ استعمال کئے جو کچھ بھی ہے وہ اُنکی تعداد تین ہے۔ لیکن ہم ادھر بہت سارے لوگ بیٹھے ہیں۔ تو ہم لوگوں میں یہ اہلیت ہونی چاہیے کہ اسکو صحیح کریں۔ میں یہ تجویز دوں گا آپ سے ریکووست کروں گا اسی ایم صاحب سے اور تمام ممبران سے ریکووست کروں گا کہ زیارت وال ہماری پشتونخواہی عوامی پارٹی کی پارلیمانی لیڈر اور اپوزیشن لیڈر ہیں۔ وہ اُنکے behalf پر بالکل وہی کرے گا جو اسپیکر صاحبہ! آپ تجویز کر بیٹھیں۔ یہ اناپرستی ہماری سوسائٹی کا حصہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اناپرستی کا شکار ہو جائیں، یہ اتنا اچھا ماحول جو بننے جا رہا ہے، اُنہیں رخنه اندازی ہو جائے۔ آپ سے ریکووست ہے کہ جو کچھ رخش تھی، جو فیصلہ کرنا تھا وہ لوگ بھگت گئے۔ وہ تو ہو گیا اخبار کی بھی زینت بنی، ٹیلیویژن پر بھی آیا بھی تو اُنکے ساتھ ہذا تی تو کسی کا کچھ نہیں ہے۔ ابھی۔ Let us forget and forgive.

thank you very much

**میڈم اسپیکر:** میرے خیال میں، ہمیں ایم صاحب میں دو الفاظ بول دوں پھر آپ کوئی، میرے خیال میں آپ نے مجھے جو ایڈر لیں کیا گیا، میں ڈاکٹر صاحب دیکھیں مجھے سواد و سال ہو رہے ہیں اور میں وقاً فو قتاً تمام، یہ خوبصورتی ہے ہمارے ایوان کی، ہم نے ہر جگہ پر باہر جاتی ہوں میں ہمیشہ یہ کہتی ہوں کہ ہمارے ایوان میں بڑا ایک اچھا ماحول ہے ہم روایتی لوگ ہیں۔ لیکن جو کل ہوایقین کریں بہت بڑا ہوا میرے حساب سے بہت افسوسناک ہے۔ اور میں نے ہمیشہ اس ایوان کی اور اس اسمبلی کی اور خاص طور پر جب سے چیئر پر بیٹھی ہوں میری خواہش ہے کہ اس چیئر کی جو respect ہے پوری دنیا میں پورے ملک میں اُس کے تقدیس کو محال رکھوں اور آپ میں سے میرے خیال میں تقریباً سب نے اس چیز کو realize کیا ہے مجھ سے پہلے بھی اور میرے دور میں بھی اُس کو کیا ہے لیکن میری سمجھ سے بالاتر ہے جو کل ہوا۔ دیکھیں ہم خود اگر اس ایوان کی اس چیئر کی respect نہیں کریں گے تو کون کرے گا۔ ہم کہتے ہیں کہ دوسرے لوگ نہیں کر رہے ہم خود سب سے بڑھ کر ہمارا یہ ہے کہ ہم اس کا

احترام کریں۔ یقیناً احتجاج کو ریکارڈ کرنا نسب کا حق ہے احتجاج یقیناً کریں لیکن اس کی تفصیل نہیں کریں۔ اور کل سار جنت ایٹ آرمز کے ساتھ اور پھر اس کے ساتھ اگر ہم خود رول کی بات کرتے ہیں اور رول کے تحت ہی وہ کارروائی ہو رہی تھی تو وہ کہا جا رہا تھا کہ سار جنت ایٹ آرمز ہاتھ بھی نہیں لگائیں اور یہ بھی نہیں کریں اور وہ بھی نہیں کریں، تو don't know ا کہ اگر ہم اس اسمبلی میں وہی قانون کی خلاف ورزی کریں گے تو مجھے نہیں سمجھا جاتی کہ ہم کس طرح کی مزید آگے قانون سازی کریں گے۔ لیکن میں سمجھتی ہوں کہ ہر مسئلہ کا جیسے آپ نے کہاں ہے۔ اور یقیناً ہمیں وہ بھی ہمارے ممبرز ہیں جو کچھ انہوں نے کیا وہ تو انتہائی قابلِ ندامت ہے لیکن یقیناً معافی کی گنجائش ہوتی ہے ہر چیز میں۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ جس طرح سے زیارت وال صاحب نے بھی معافی اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے اور پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے مانگی ہے اور سی ایم صاحب کو پھر میں ریکوئیسٹ کرتی ہوں پہلے بھی میں نے کی ہے پہلے بھی اسمبلی سے ہال سے باہر بھی ہم اس پر بات کر رکھے ہیں۔ اور یہ صرف سی ایم صاحب کی بات نہیں ہے یقین کریں میں نے اس پر کردار ادا کرنے کی کوشش کی ہے ہمارے ممبرز بڑے خفا ہیں اس بات کے اوپر جو کچھ کل ہوا، تو میں ان سے تی ایم صاحب سے پھر کہتی ہوں کہ سی ایم صاحب! ایک ریکوئیسٹ پھر ڈاکٹر صاحب کی طرف سے آئی ہے وہ دوبارہ آپ کو ریکوئیسٹ کر رہے ہیں کہ اگر آپ یہ دو دن بھی جو بحث کے ہیں آج کے علاوہ چھوڑ دیں تاکہ، سی ایم صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ یہاں کے باقاعدہ اپنے behalf پر زیارت وال صاحب کی بجائے وہ خود excuse کریں آ کر کے اور written میں لکھ کر کے دیں کہ وہ معذرت کرتے ہیں تو سی ایم صاحب آپ اس پر کیا کہتے ہیں؟

**قامہ ایوان:** ہاں، یہ جس طرح آپ کہہ رہی ہیں میڈم! ایک تو یہ ہے کہ ہم کہہ رہے ہیں ہاؤس کی طرف سے جو ہمارے دوست ہیں سب سے مشاورت میں کم از کم کسی کو معذرت کرنے سے کوئی وہ نہیں ہوگا۔ زیارت وال صاحب بڑے ہیں اگر میں ایک غلطی کرتا ہوں تو سرفراز صاحب کیوں اُس کی معافی مانگیں۔ کل سرفراز نے غلطی کی ہے تو سرفراز خود اس نے معافی مانگی۔ اگر میں کہتا ہوں میں پارلیمانی لیڈر ہوں میں مانگتا ہوں تو وہ کوئی حرخ نہیں۔ لیکن انسان کو غلطی کا وہ خود کریں لیکن کل جو ہم نیچے گئے ان کو منانے کے لئے، اس میں بھی دھکے دے رہے تھے کم از کم کسی جگہ پر انسان رُک جاتا ہے۔ کہ یہ آپ نے احتجاج کیا ہے آپ کا احتجاج ہم نے مانا۔ لیکن آپ لوگ بالکل اُس میں نکل گئے تھے۔ بہر حال یہ بھی میں نے بہت وہ کیا ہے کہ کوئی وہ کر بھی نہیں رہے تھے کہ نہیں نہیں اب ہو گیا ہے تو ہونے دو۔ اب جو اپنے صاحب نے decision دے دی ہے لیکن یہ ہے کہ پھر بھی ہم ہاؤس سے ان سے وہ کیا کہ وہ اگر آتے ہیں معافی مانگتے ہیں فلوں پر معذرت کر لیتے ہیں کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے دوسرا یہ ہے کہ مزید دو دن تک

تو سزا ہونی چاہیے کم از کم، ہاؤس میں۔ اور یہ نہیں ہے کہ ہم ان کو بالکل بجٹ کی اپسیچ سے بھی فارغ کریں ایک دن وہ بچتا ہے اُس میں وہ اپنی اپسیچ بھی کر لیں جو کرنا ہے۔ میرے خیال میں مناسب بھی یہی ہے اور ہم بھی ریکوئیٹ کرتے ہیں۔

**میدیم اسپیکر:** ٹھیک ہے میں put کرتی ہوں اور ایوان کے سامنے۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

**ڈاکٹر حامد خان اچکزئی:** Thank you very much سی ایم صاحب کی بڑی مہربانی کے انہوں نے وہ جو کیا، تو میں پھر ریکوئیٹ کروں گا کہ اس کو انا پرستی کا معاملہ نہیں بنانا چاہیے خاص کر ان کو یہ موقع نہیں دینا چاہیے۔ یہ personally ان کا اپنا کرو باری معاملہ نہیں تھا نہ شراکت تھی نہ جائیداد کا معاملہ تھا اسمبلی کا معاملہ ہے۔ اسمبلی تنقیشوں سے چلائی جاتی ہے۔ ہر ایک اپنی تنظیم کا پابند ہے تو تنظیم کا پارلیمانی لیڈر زیارت وال ہے۔ پھر اپوزیشن لیڈر ہے۔ وہ اُس کے behalf پر ہاؤس میں۔

**میدیم اسپیکر:** ڈاکٹر صاحب! میں نے آپ کی ریکوئیٹ ایوان کے سامنے رکھ دی ہے۔

**ڈاکٹر حامد خان اچکزئی:** اگر تکلیف اٹھانی پڑی میں بھی حاضر ہوں تو اس کو باقی دو دن معطلی، وہ تو سی ایم صاحب کی بات ہے یہ کہ آ کے معافی مانگ لیں یہ کچھ مشکل ہو جائے گا۔ اس پر ذرا وہ کر دیں۔

**میدیم اسپیکر:** جی سرفراز بگٹی صاحب ہوم منٹر۔

**میر سرفراز بگٹی (وزیر داخلہ و قبائلی امور):** ڈاکٹر صاحب! آپ ہمارے بڑے ہیں اور جو ہمارے آنراہیبل ممبرز جنہوں نے کل یہ جن سے یہ خطاء ہوئی ہے ان ساروں نے ساری زندگی پولیس کی ہے اور آپ لوگ بڑے آئین کے پیروکار ہیں آپ لوگوں کی پارٹی کی ایک تنظیم ہے ایک ڈسپلن ہے۔ اور معافی مانگنے سے انسان چھوٹا نہیں ہوتا بڑا ہوتا ہے اور کل ہماری ایک ڈائریکٹر سے بات ہوئی ہم نے کہا کہ چیف منٹر صاحب مجھ سے کہہ رہے تھے کہ باہر جا کے آپ ان سے sorry کر لیں۔ میں نے کہا کہ جی فلور پر کرتا ہوں۔ کیونکہ فلور پر یہ بات raise ہے اور میں معافی مانگنے سے چھوٹا نہیں ہوں گا معافی مانگنے سے انسان بڑا ہوتا ہے اور جب انسان سے خطاء ہوتی ہے اگر وہ تسلیم کر رہے ہیں کہ ہم سے خطاء ہوئی ہے پھر تو معافی مانگنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کئی دفعہ اس فلور پر کھڑے ہو کر کے میں نے کئی معاملات پر معافی مانگ لی ہے کہ جی غلطی ہو گئی ہے یہ ایک معاف کر دیں اس پر کیا حرج ہے تو میں تحریک پیش کرنے سے پہلے تحریک میں ہم یہ ایک چھوٹی سی شرط ضرور ڈالی ہے کہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ معزز ادا کیں اسے میں جنہیں معطل کیا گیا تھا ان کی رکنیت مورخہ 20 مئی 2018ء سے بحال کیا جائے اگر وہ فلور پر معافی مانگ لیں۔ تو یہ ہماری تحریک ہے اس کو ہم قبول کرتے ہیں اگر یہ آپ کو قبول ہو تو تحریک کر لیتے ہیں۔ اگر وہ فلور پر

معانی مانگنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ ایک خاتون رکن اسمبلی جو کل چیئرمین تھیں اور پینسل آف چیئر مین کی سربراہ تھیں۔ اگر ایک خاتون رکن سے معانی مانگ لینے سے ان کی کمی ہوتی ہے تو مجھے حیرانگی ہوتی ہے۔ حالانکہ کل میں شاہدہ صاحبہ کے پاس گیا تو کل میں نے ان کے روایت کی معانی ان سے مانگ لی۔ کہ اس میں کیا حرج ہے کیا فرق پڑتا ہے آپ بڑے ہیں آپ کی پارٹی بڑی ہے آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ بڑے جمہوری لوگ ہیں تو میرا خیال ہے کہ جمہوریت میں یہ ڈیکریسی کا یہ حسن ہوتا ہے کہ آپ سے اگر غلطی ہو گئی تو آپ معانی، یہ تو ڈکٹیٹر شپ یا آنا کی باتیں یہ آنا جو ہوتی ہے اُس پر وہ ڈکٹیٹر کی ہوتی ہے میڈم اسپیکر! جو لوگ جمہوری رویوں پر یقین رکھتے ہیں جو جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں ان کے ہاں آنا پرستی نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی۔ پولیٹیشن ہمیشہ flexible ہوتا ہے۔ اور یہ فلور ایسی جگہ ہے جہاں یہ mistake کی معانی مانگنے میں اور مجھے یقین ہے کہ وہ ہمارے جو آنراہیل ممبر ہیں وہ اس پر بحث بھی نہیں کریں گے وہ معانی مانگ لیں گے۔

**میڈم اسپیکر:** ٹھیک ہے۔ یقیناً، جی سردار اسلام بزنجو صاحب۔

**سردار محمد اسلام بزنجو:** کل جو ناخنگوار واقع ہوا ہے وہ ہم سب کے لئے باعث شرمندگی ہے۔ خاص کر جو ہماری بہن ہے اُس کے ساتھ۔ اُس دن ہماری پارٹی کے بعض دوستوں نے صح ہماری میٹنگ ہوئی تھی۔ انہوں نے یہ سب نے بولا نواب شاہوی نے کہا ہمارے ساتھ جو یہ ہوا ہے اس کے لئے اب ہم کس طرح اسمبلی جائیں۔ ہمیں اسمبلی جاتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔ ہم نے کہا یہاں جو ویڈیو یونیٹی واقعی ہم لوگوں نے پہلے یہ باتیں سنی ہیں۔ اگر یہ باتیں واقعی ہم اس کے لئے سارے شرمندہ ہیں اور میں کہتا ہوں کہ یہ تو ان کی وہ ہے کہ کل آپ لوگوں نے کافی صبر کا مظاہرہ کیا۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا کبھی بھی بلوچستان اسمبلی میں ایسا نہیں ہوا تھا اور اس روایت کو ہم نے ہمیشہ کے لئے ختم کرنا ہے۔ اس سلسلے میں بالکل ہم، جو آپ لوگ فیصلہ کریں گے ہم نیشنل پارٹی آپ سب لوگوں کے ساتھ ہیں۔

**میڈم اسپیکر:** جی شکریہ۔ مولا ناعبد الواسع صاحب۔

**مولانا عبد الواسع:** میڈم اسپیکر صاحبہ! کل جو واقعہ پیش ہوا اور اسکے نتیجے میں جو یہاں ہاؤس نے فیصلہ کر دیا۔ اور آج جو قائد حزب اور ڈاکٹر صاحب نے جو کچھ فرمائے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ کل واقعہ کے پہلے بھی مذمت ہو چکی ہے اور یہ خوب بھی اس کی مذمت کرتے ہیں اور نیشنل پارٹی والوں نے تو ان کے ساتھ ہوتے ہوئے بلکہ حکومت اور ان ہاؤس کے نیصے کا ساتھ دے دیا اور میں سمجھتا ہوں کہ کل کا واقعہ اللہ کا فضل ہو گیا کیونکہ کل اگر یہ میں سب اس معزز زایوان کے ممبروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ہر ایک نے اپنے صبر اور تحمل سے کام لیا ورنہ یہ ہاؤس پر پہنچنے

کیا کیا ہو جاتا اور اتنی نگلی گالیاں جو کل مل رہی تھیں اور ہم سن رہے تھے لیکن ٹھیک ہے وہ گزر گیا۔ اب میں سمجھتا ہوں ڈاکٹر صاحب اور زیارت وال صاحب سے میری گزارش یہی ہے کہ سی ایم صاحب نے جو وضاحت کی ہے اور اگر یہ کہتے ہیں کہ غلطی ہو چکی ہے اور غلطی ہوتی ہے اور وہ لوگ، اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ غلطی ماننے کے لئے اب بھی تیار نہیں ہیں لیکن ان کے behalf پر تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ابھی تک اس بات پر قائم ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم ہاؤس اور سی ایم ہاؤس، سی ایم صاحب نے اور سب اراکین نے کھل کے یہ بات کہہ دی کہ اگر وہ ہاؤس سے معافی مانگیں تو ہاؤس آنانیت کا مطلب اعلان نہیں کرتے ہیں، آنانیت اس کو کہتے ہیں کہ انہوں نے کر کے بھی ہاؤس سے سے، میں نے سمجھا کہ شاید وہ معافی مانگنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے ہاؤس کے ساتھی انکو معافی نہیں دیتے ہیں، لیکن اگر وہ معافی خود نہیں مانگتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ کیسی مذمت ہے اس کو ایک قسم کی آنانیت کہتے ہیں اور بلکہ اس طرح ہاؤس کو ایک قسم کی حمکی دے رہے ہیں کہ فلاں کے behalf پر، زیارت وال صاحب نے کیا گناہ کیا ہے۔ ڈاکٹر نے کیا گناہ کیا ہے۔ ٹھیک ہے پارٹی کے جب کوئی تابع ہوتا ہے تو پارٹی کے فیصلے کے مطابق وہ آ کر کے ان سے بھی معافی مانگیں۔ یہ بھی ہاؤس کے ممبرز ہیں یہ ڈاکٹر صاحب بھی ہاؤس کے ممبر ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ clear-cut یہ بات کر لیں اور اگر یہ سی ایم صاحب کے کہنے پر وہ آ جائیں گے تو ہم ان کو welcome کریں گے کیونکہ معافی کواللڈ نے پسند کیا ہے اور انسان سے غلطی ہو سکتی ہے اور انسان غلطی کا پتلا ہے لیکن آنانیت اس پر ہو کہ آپ انکی معافی کا وہ نہیں کرتے ہیں اور وہ پھر کہتے ہیں کہ میں نہیں آؤں گا اور میں نے ابھی بھی اچھا کام میں نے کر دیا ہے۔ اور behalf پر زیارت وال صاحب معافی مانگ لیں۔ ہم زیارت وال صاحب کی معافی کو، زیارت وال صاحب نے گناہ کیا کیا ہے۔

**میڈم اسپیکر:** جی زیارت وال صاحب۔

**قائد حزب اختلاف:** بات میں نے ہاؤس کے سامنے رکھی ہے اور ہاؤس کا منطقہ جو بھی فیصلہ ہو گا، ہاؤس کے ممبر کی حیثیت سے اور ہماری پارٹی کے ممبرز ہیں، ہمیں اس فیصلے سے انحراف ہے اور نہ اس سے انکار ہے، جو بھی فیصلہ ہے یہاں اس فیصلے کی ہمارے دوست، ساتھی پابندی بھی کریں گے اور اس پر جائینے بھی اس میں دورائے نہیں ہیں۔ میں نے ہاؤس کے سامنے رکھا ہے جس طریقے سے ہاؤس اس کو فیصلہ دینا چاہتا ہے جس طریقے سے وہ کرنا چاہتا ہے۔

**میڈم اسپیکر:** نہیں وہ آپ پر کہا ہے لیکن ڈاکٹر صاحب نے دو دفعہ ایک request کی تھی تو اس پر وہ لوگ بات کر رہے ہیں۔

**قائد حزب اختلاف:** بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے request کی، ہاؤس نے نہیں مانی۔

**میڈم اپسیکر:** جی ہاں۔

**قائد حزب اختلاف:** اب ہم ہاؤس کے سامنے یہ بات رکھ دی ہے اب ہاؤس کا جو بھی فیصلہ ہے اُس فیصلے پر ہم جائزیگے اس میں دورانے نہیں ہیں لیس یہ ہے۔

**میڈم اپسیکر:** ٹھیک ہے زیارت وال صاحب you thank جی عاصم کرد گیلو صاحب۔

**میر محمد عاصم کرد گیلو:** مہربانی اپسیکر صاحبہ! جیسے دوسرے دوستوں نے بھی کہا ہمارے اس ہاؤس کا ایک تقاضہ ہے۔ اور ہمارے کئی سالوں سے پورے پاکستان میں بلوچستان اسمبلی کی ایک مثال دی جاتی ہے کہ یہاں سارے افہام و تفہیم سے اور خوش اخلاقی سے بیٹھ کر کے اپنی speech بھی کرتے ہیں اور سارے معاملات اپنے نمائتے ہیں، مگر یہ جو کل کا واقعہ ہوا اس پر تو میرے خیال میں پوری اسمبلی کو افسوس ہوا وہ بھی ہمارے کو لوگ ہیں، ہم نہیں چاہتے ہیں کہ وہ اسمبلی میں یہاں نہیں آئیں۔ ہم بھی چاہتے ہیں وہ آئیں ادھر، وہ اپنی ہربات دل کھول کر کریں مگر اس طریقے سے جو کل، یہی ایم نے بھی کہا اس طریقے سے وہ کرنا چاہتے تھے یہ میرے خیال میں پارلیمانی روایات میں بالکل اس کی نظر نہیں ملتی۔ اور دوسری یہ بات کو ہمارے ہاؤس کا مسئلہ ہم اس ہاؤس میں حل کریں ناکہ اپنے ہاؤس کے مسئلے ہم لیجائیں کورٹ میں۔ پہلے بھی ہمارے مسئلے سارے خراب ہوئے کورٹوں کے جانے سے ہمارا بجٹ ایک سال رُکا رہا ہے، پی ایس ڈی پی بھی خراب ہوا۔ ابھی اس سال کا میں اس اسمبلی کے بھی اختتام تک یہ ہو رہا ہے۔ ہم نہیں چاہتے ہیں کہ ہمارے مسئلے ہائی کورٹ میں کوئی اور حل کرے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے مسئلے یہیں پر حل ہوں۔ میں اس ہاؤس سے بھی ریکووئست کرتا ہوں اپنے سی ایم سے بھی ریکووئست کرتا ہوں جو ہماری چیئر پرسن کل سیٹ پر تھیں ان سے بھی ریکووئست کرتا ہوں اور آپ سے بھی اس ہاؤس سے بھی، اگر وہ آئیں گے یہاں معذرت کریں گے تو ان کو بیشک آپ بلا لیں۔ کیونکہ ہماری روایات رہی ہیں بلوچستان اسمبلی کے ہاؤس کے ہم اپنے ہاؤس کے اسی طریقے سے چلا کیں گے، thank you

**میڈم اپسیکر:** میرے خیال میں اس کو conclude کر دیتے ہیں یا تمین اہٹری صاحبہ۔

**محترمہ یا تمین اہٹری:** جی جی۔ میڈم اپسیکر! thank you so much خواتین کی طرف سے جو اگر آپ موقع دینے گے تو مہربانی ہوگی۔

**میڈم اپسیکر:** جی۔

**محترمہ یا تمین اہٹری:** میرے خیال میں کل جو کچھ ہوا میڈم اپسیکر! آپ یقین کریں کہ مطلب میں تو بھی تک

shocked ہو گئی کہ یہ کل ہوا کیا۔ اور ہم تیار بھی نہیں تھے کہ اگر کسی ایک خاتون کے ساتھ ایسے ہو سکتا ہے تو پھر مطلب یہ کہ ہم بھی خواتین اور اس چیز پر جو وہ آپ نے کافی دفعہ مطلب ہمیں بھی بٹھایا ہے۔ تو خواتین سب کی عزت ایک ساتھ ہوتی ہے۔ اور ہم بلوچستان وہ روایات کا امین صوبہ ہے۔ باقی اسمبلیوں میں، پنجاب میں، دوسری جگہوں پر ہم سنتے تھے اور باقاعدہ مذاق اڑاتے تھے کہ کس طرح سے جو وہ in-manner un-mature قسم کے لوگ ہیں کہ جن کو نہ الفاظ کی پہچان ہے، نہ ادا کرنے کا طریقہ، نہ بات کرنے کا سلیقہ آتا ہے۔ تو یہ میرے خیال میں جمود ہم نے توڑ دیا یہ نہیں توڑنا چاہیے تھا۔ ثابت ہمارے جو examples ہیں ان کو نہیں رکھنا چاہیے، بجائے کہ ہم ان کو توڑ دیں اور اپنی روایات کے خلاف ہم جائیں۔ کل جو کچھ ہو امید ہم اسپیکر ابا لکل بہت برا ہوا۔ قطعی طور پر اچھا نہیں ہوا۔ لیکن میں صحیح ہوں کہ اگر دوسری طرف ہم دیکھیں کہ جو گورنمنٹ کے جو ہمارے اراکین ہیں معزز اراکین ان سے بھی میری ریکووٹ ہے کہ بجٹ کا جو سیشن ہے فرض کریں جو سیشن اسٹارٹ ہو اسکے میں کل مسٹیک یہ ہوئی کہ اگر ہم on-time آتے، جتنے آپ کے نمبر ان present time پر اگر ہوتے تو شاید یہ معاملہ ہونا ہی نہیں تھا۔ صرف بجٹ میں اپنی اسکیمیں پی ایس ڈی پی میں ریفلیکٹ کروانا اور اسکے بعد عملی کرنا، مسئلے کا حل نہیں ہے۔ ہم سارے بلوچستان کی نمائندگی کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں، بلوچستان کے مسائل حل کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم تمام اور اسمبلی کے ڈیکورم کا بھی خیال رکھیں۔ میرے خیال میں غلطی دونوں طرف سے ہوئی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ لیکن جو یہاں کل im-mature حرکتیں ہوئی ہیں اس کے لئے میں خود بھی شرمند ہوں اور مجھے عجیب لگ رہا ہے کہ یہ ہوا کیا ہے۔ تو میرے خیال میں معافی مانگنے سے کوئی وہ نہیں ہے بلکہ ایک لمحے کے لئے ہم سوچ رہے تھے کہ شاید اگر ضرورت پڑی ہم رکنیت سے استغفاری بھی دینے، اگر یہی حالات ہیں۔ اور ہماری یہاں کوئی respect نہیں ہے۔ تو میرے خیال میں اس حوالے سے سی ایم صاحب نے بہت فراغدی کا مظاہرہ کیا ہے اور نمبر ان آ کے اگر معذرت کر لیتے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن اپنی ریپرنسپلیٹیز جو ٹریزری پیپر کے لوگ ہیں وہ صحیح ہیں اور تمام کا وہ خیال رکھیں۔ شکر یہ۔

**میڈم اسپیکر:** ٹھیک ہے thank you یا اچھے تمام نمبر ان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے جو کہا کہ وہ معافی کا، میں کہتی ہوں کہ شاہدہ صاحبہ نے تو خود اُسی وقت ہی معاف کر دیا ان کا بڑا پن ہے۔ really appreciate her this action۔ ایقیناً آنا کا مسئلہ کسی کو نہیں بنانا چاہیے۔ ہم سب ساتھی ہیں۔ ہم نے پانچ سال گزارے ہیں۔ ابھی جو آخری کچھ دن رہ گئے ہیں اُس میں بھی میرے خیال میں ہمیں مل جعل کر اور ایک اچھے طریقے سے مسئلے کو حل کرنے کی ضرورت ہے۔ آنا نہ یہاں سے بنائی

جائے، نہ وہاں سے بنائی جائے ڈاکٹر صاحب تاکہ وہ یقیناً اگر کوئی کسی بات پر شرمندہ ہے تو کوئی جیسے سب نے کہا معافی تلافی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اُس میں چیزیں خود آسان ہو جاتی ہیں۔ اور خود انسان کا ضمیر مطمئن ہوتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں اگر پانچ سال میں کوئی مجرم نہیں سیکھ سکا کہ اُس نے کس طرح ایکٹ کرنا ہے جمہوری روایات کیا ہیں، میں جب تک اس سیٹ پر بیٹھی ہوں اُس کی تفحیک کسی کو نہیں ہونی دوں گی۔ یہ شاہدہ کے ساتھ نہیں اس سیٹ کے ساتھ ہوا ہے یہ بہت ایک غلط روایت پڑی ہے جس کو میں بہت کندم کرتی ہوں۔ اور بہت افسردہ دل کے ساتھ میں آج یہ اجلاس چلا رہی ہوں۔ میں سچ آپ کو بتاؤں۔ لیکن بہر حال ہر مسئلے کا حل ہوتا ہے۔ جس طرح چونکہ مجھے تو ایوان سے ہی پوچھنا پڑیگا اور جس طرح میں نے پہلے بھی رکھا ہے۔ سی ایم صاحب نے اپنی بات رکھ دی ہے۔ سرفراز بلگٹی صاحب نے پیش کر دی ہے۔ تو میں اس پر آپ کے سامنے ایوان کے سامنے سوال رکھ رہی ہوں، تحریک پڑھ لی آپ نے اسی شرط کے ساتھ پڑھ لیں please اگر آپ دوبارہ اس کو پڑھ لیں کیونکہ میں نے آپ کو۔۔۔

**وزیرِ حکومہ داخلہ و قبائلی امور، جیل خانہ جات و پی ڈی ایم اے:** میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ معزز اکین اسمبلی جنہیں معطل کیا گیا تھا ان کی رکنیت مورخہ 20 مئی 2018ء سے بحال کی جائے، اگر وہ فلور پر معافی مانگتے ہیں۔  
**میڈم اسپیکر:** تو وہ پھر فلور پر میں تاریخ کوآ کے ہی مانگ سکیں گے۔

**وزیرِ حکومہ داخلہ و قبائلی امور، جیل خانہ جات و پی ڈی ایم اے:** جی آکے معافی مانگیں اگر آجاتے ہیں اگر وہ معافی نہیں مانگتے ہیں تو پھر suspend ہی سمجھا جاتا ہے۔

**میڈم اسپیکر:** میں تاریخ کوآ کر معافی مانگیں تو آپ ان کی رکنیت کو بحال کر دیں گے، ٹھیک ہے۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟ چونکہ تحریک کو ایوان کی اکثریت حاصل ہوئی ہے لہذا معطل اراکین اسمبلی کو 20 مئی 2018ء سے اس شرط پر کہ وہ ایوان میں آکے اُس دن معافی مانگیں گے، بحال کیا جائیگا کہ وہ ایوان میں آکے مذکور کر لیں۔  
جی عبدالرحیم زیارتوال صاحب!

Floor is with you to start the discussion on the budget.

**قائد حزب اختلاف:** شکریہ میڈم اسپیکر! بسم اللہ الرحمن الرحيم، بلوچستان اسمبلی بجٹ مالی سال 19-2018ء، اس پر بجٹ کا آغاز کرنا چاہتے ہیں میڈم اسپیکر! ہمیں اس ملک میں ایک خاص صورتحال کا سامنا ہے، ہم اس مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں جنہوں نے پاکستان میں one man one vote کے لئے اپنی ساری زندگی جیلوں میں گزاری ہے اور ہماری جدوجہد اور اس کا آغاز میڈم اسپیکر! اگریز، اگریزی دو ریاست، اگریز استعمار، اگریز سامراج کے قبضے کے خلاف تھا۔ اور اس میں لوگ اگریزوں کا نام لیتے ہوئے کرتا تھا۔ اور ہماری سرزی میں سے

ایسے لوگ، ایسے سپوت پیدا ہوئے جن کا نام لینا یا اس سے پہلے جو اس سر زمین کی رکھوائی کرنے والے تھے ان کے نام، اُس میں خوشحال خان خٹک، اُس میں کا صنوبر حسین مومند اور بہت سے نام ہیں میں یہاں شاید وہ نہ کرسکوں، اُس میں باچا خان، اُس میں خان شہید، یا ایسے نام ہیں کہ انہوں نے جس انداز میں یہاں کا جو مقدمہ تھا انگریزوں کے خلاف جس طریقے سے رکھا جس طریقے سے لڑا اور جس جرات اور ہمت اور استقامت کے ساتھ اُس پر قائم رہے، ہمیں اُس پر فخر ہے۔ اور فخر کے ساتھ جو کام انہوں نے شروع کیا تھا، وہ بھی محدود نہیں تھا۔

**میڈم اسپیکر:** زیارتوال صاحب! ذرا مجھے ایک منٹ دیجیئے گا۔ باقی جو مبرز speech کرنا چاہتے ہیں، چونکہ روزہ سات بجے کے بعد، سارٹھے چھ بجے تک ہم اجلاس کو چلا کیجنے۔ جو مبرز اس پر speech کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے نام دیدیں۔ اور پارلیمانی لیڈرز کے پاس دس سے بارہ منٹ اور عام ممبرز کے پاس چھ سے سات منٹ ہیں، جی

**قادم حزب اختلاف:** میڈم اسپیکر! میں ابھی اس پر آتا ہوں کہ اُن کی جدو جہد اس پورے خطے کے لئے تھی۔ اور اس جدو جہد کے نتیجے میں 1947ء میں پاکستان قائم ہوا اور قیام پاکستان کے بعد میڈم اسپیکر! جن لوگوں کے پاس اقتدار رہی اور جن لوگوں کے خلاف ہماری جدو جہد رہی۔ میں یہاں واضح کرنا چاہتا ہوں یہ ساری تاریخ mis-interpret ہوا ہے اُس کی غلط ترجیحی کی گئی ہے۔ ہمارا مقدمہ آج بھی اہم ہے۔ قدوس صاحب لیڈر آف دی ہاؤس کی حیثیت سے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے یہاں بیٹھے ہیں میں آج بھی قدوس صاحب کی بجٹ ٹریزیری پیپر کی طرف سے بجٹ کی مخالفت کرتا ہوں۔ اور اس مخالفت کو ریاست اور مملکت کی مخالفت پر وہ کرتے تھے، اور اُن لوگوں کو جو اس کی ترجیحی کرتے تھے وہ جیلوں میں ڈالے جاتے تھے دفعہ 144 کے نام پر فلاں نام پر فلاں نام جو آج اس کوئی حیثیت اور اہمیت دیتا ہے نہیں۔ تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے ساری تاریخ میں جوبات کی ہے وہ یہ ہے کہ جو حکومت ہے حکومت وقت ان لوگوں کے ساتھ عوام کے ساتھ جو اچھائی نہیں کر رہی ہے، ہم اُس پر تنقید کر رہے ہیں اس کی مخالفت میں تقریر کر رہے ہیں احتجاج کر رہے ہیں اس احتجاج کو جو معنی اُس وقت پہنائے جاتے تھے اور آج بھی وطیرہ یہی ہے اس کو نہ ہم نے مانا ہے وہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں یہ حق حاصل ہے، آئین پاکستان کے تحت ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم کوئی بھی حکومت وقت جو بھی ہو اس کے خلاف ہم بولیں اُس کی پالیسیوں پر تنقید کریں۔ اور جو بھی چیزیں یہیں اپنی عقل اور بساط کے مطابق اپنے شعور اور آگاہی کے مطابق جو غلط ہیں ان پر تنقید بھی کریں اور ان پر بات بھی کریں اور ان کے خلاف احتجاج تک جائیں۔ اور اسکے یہ معنی لینا کہ یہ ریاست اور مملکت دشمنی ہے، مخالفت ہے، یہ اس کی میں واضح طور پر آج تردید کرتا ہوں کہ ایسا نہیں ہوا ہے۔ ابھی ایک one man one vote کی

بنیاد پر ہمیں جیلوں میں ڈالا گیا ندادر پاکستان کہا گیا۔ وَن یونٹ پر ہمیں جیلوں میں ڈالا گیا خان شہید، باچا خان، بُزنجو صاحب ہمیں جیلوں میں ڈالا گیا کہ یہ نداری کر رہے ہیں۔ اور تاریخ میں ایک دن یہ ثابت ہو گا کہ وَن یونٹ غلط تھا اور آئین ساز اسمبلی جو توڑی گئی وہ غلط تھا اور آئین جو اس اسمبلی نے فرمی کیا تھا اُس کو پیش نہ کرنا وہ غلط تھا۔ اور اس کے بعد 56ء کا آئین یہ سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا ہے غلط تھا 58ء کا مارشل لاء غلط تھا اس کورٹ نے فیصلہ دیا ہے 62ء کا آئین غلط تھا اور طریقے سے جاتے جاتے 1970ء کے انتخابات اور اس کے نتائج سے انکار یہ غلط تھا۔ اور پھر اس کے بعد 77ء کا مارشل لاء اور آج سارے جریل خود کہہ رہے ہیں کہ پاکستان پر اس وقت جو کچھ گزر رہا ہے یہ بنیادی طور پر جزل ضیاء الحق کی غلط پالیسیوں کا نتیجہ تھا۔ اور جزل ضیاء الحق کی غلط پالیسیوں کے نتیجے میں جو کچھ بھی تھا ساڑھے چھ سال محمود خان کو روپوٹھی میں زندگی گزارنی پڑی۔ اور ہمارے لوگ گولی سے چھپلی ہوئے، شہید ہوئے۔ 107 اکتوبر 1983ء کو تو یہ تمام وہ چیزیں ہیں میں رکھنا چاہتا ہوں یہاں کل کی جوبات وہ ہم کر رہے ہیں ہم وہ کسی تناظر میں کر رہے تھے، ایسا نہیں ہے، جو کچھ ہم اتنی بھاری قیمت سے، خون سے، قربانی سے حاصل کر کے لائے ہیں اور خود اس کی نیلامی شروع کر دی ہے۔ پشتون میں کہتے ہیں (پشتو) ہم وہ لوگ ہیں پشتون میں ضرب المثل ہے یعنی جو آدمی مہنگا خرید لیتا ہے وہ پھر ستانہیں بیجتا۔ اور جو بیجتا ہے تو اُس کے عقل پر۔ تو ہم نے جو خرید کی ہے، ہم نے جو قربانیاں دی ہیں اس کے معنی نہیں ہے کہ ہم اس طریقے سے جائیں گے۔ میڈم اسپیکر! آپ کل یہاں نہیں تھیں۔ میں شروع سے اس بات پر اب بھی قائل ہوں ہم کسی بھی قانونی اُس میں خاموش رکاوٹ نہیں ڈالنا چاہتے ہیں۔ لیکن جو چیز ہم اپنے اس کے مطابق غلط سمجھتے ہیں اُس پر اگر ہم بات کریں اُس پر پھر دوستوں کو ناراضگی نہ ہو، بہر حال وہ اپنی جگہ پر۔ تو میں اپنی بات اس بنیاد پر رکھنا چاہتا تھا۔ پھر اُس کے بعد 2000ء پھر ایک مارشل لاء۔ اور پھر پاکستان میں لوگوں نے اُس کی حمایت کی۔ ہم نے اپنی تاریخ کسی آمر کی کسی بھی مارشل لاء کو نہ سپورٹ کیا ہے نہ اس کی حمایت کی ہے۔ جوبات ہم کر رہے ہیں، ہم فوج کے خلاف بات نہیں کر رہے ہیں۔ جو بھی آدمی اپنی فوجوں کے خلاف۔۔۔

**میڈم اسپیکر:** زیارت وال صاحب! بجٹ پر بحث ہے، بجٹ پر آئین پلیز۔

**قائد حزب اختلاف:** میڈم اسپیکر! بجٹ بحث میں آپ تمام سیاست بیان کر سکتے ہیں۔

**میڈم اسپیکر:** بیان کر سکتے ہیں لیکن پھر آپ کا وہ ظاہم ہو جائیگا بارہ منٹ ہیں۔

**قائد حزب اختلاف:** میڈم اسپیکر! یہ پھر وہی کل والی بات ہو جائیگی۔ سیاسی بات کرونگا اور بجٹ پر بات کروں گا میڈم اسپیکر! دیکھیں میں اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے جتنا ظاہم لینا چاہوں آپ مجھے ظاہم دیں گی۔

**میڈم اسپیکر:** نہیں نہیں ایسا ایوان نہیں چل سکتا، باقی ممبرز کا بھی حق ہے۔

**قائد حزب اختلاف:** نہیں نہیں میڈم اسپیکر! پلیز آپ قومی اسمبلی کا سیشن دیکھ لیں۔

**میڈم اسپیکر:** میں دوں گی، دوں گی، لیکن تھوڑا سا تامم دوں گی۔ ڈاکٹر صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں وہ speech کر رہے ہیں فلوراً نکے پاس ہے ڈاکٹر صاحب پلیز تشریف رکھیں۔ اچھا جی ٹھیک ہے وہ کر رہے ہیں میں کہہ رہی ہوں صرف ٹامم کا خیال رکھیں۔

**قائد حزب اختلاف:** میڈم اسپیکر! تم گھنٹے خور شید شاہ صاحب نے اس مرتبہ بھی قومی اسمبلی میں بجٹ پر بحث کی ہے۔ اور پورے دو دن بحث کی ہے۔ تو اس میں بنیادی طور پر جو ہمیں بھی حق حاصل ہے کہ آپ سے request کریں گے کہ وہ حق آپ ہمیں بھی دیں۔ میڈم اسپیکر! میں اس پر آنا چاہتا ہوں۔ تو یہ جو ہمارے ہاں صورت حال رہی ہے، فوج کا اقتدار پر قبضہ ہم ٹھیک نہیں سمجھتے ہیں۔ اسکی جو بھی سزا ہے ہم پہلے بھی بھگت چکے ہیں، آگے بھی اگر کوئی ہمیں دینا چاہے ہمیں اس سے کوئی انکار نہیں ہے۔ اور جو ہماری ایجنسیاں ہیں، ایجنسیوں کا کام کسی بھی سیاسی حکومت کو معلومات فراہم کرنا، انکو guidance فراہم کرنا، اس معنی میں کہ صورت حال اس طریقے سے ہے دشمن کی تیاری یہ ہے سرحدات پر یہ ہیں۔ باقی decisions سیاسی حکومت نے لینے ہوں گے۔ اب اس پر جو نکلا رہا ہے، اس پر جس کا جعل ہے اور یہ پورے ملک میں اس وقت جاری و ساری بھی ہے۔ تو اس پر میڈم اسپیکر! مسئلہ بنیادی طور پر یہ ہے کہ میں یا کوئی بھی انسان اپنے فوجیوں سے اپنی ایجنسیوں سے، اُنکے کام سے انکاری نہیں ہے۔ لیکن اُسکی جو limitation cross ہے، میں اگر اپنا limitation کروں تو میرے لیے اچھا نہیں ہے، مجھے زیب نہیں دیتا، میں ٹھیک نہیں کرتا اور سارے لوگ اُسکے وہ ہو جائیں گے۔ میڈم اسپیکر! میں باقی اسکو طویل نہیں کرنا چاہتا، یہ جو government form ہوئی، اگست کے مہینے میں، اسلام آباد میں جو ڈھرنا تھا یہ دراصل جمہوریت کے خلاف سازش کا آغاز تھا، یہ سازش تھی جمہوریت کے خلاف۔ اور اس سازش میں یہاں بیٹھے ہوئے جتنے بھی لوگ اس اسمبلی میں ہیں، ہمارے دوست اُس وقت مسلم لیگ تھے۔ اور انہوں نے کسی issue پر ڈاکٹر عبدالمالک کے ساتھ ہمارے ساتھ اختلاف کر کے بایکاٹ کیا تھا۔ باقی ہم جتنے لوگ بیٹھے تھے ہم مسلسل اسکو oppose کر رہے تھے۔ قرارداد پر قرارداد رہے تھے اور اسکو غلط ثابت کر رہے تھے۔ اور ایک دن یہ بات طشت آزبام ہو گی کہ اُسکے پیچے کس کا ہاتھ تھا اسکو کس نے اٹھایا تھا۔ ڈی چوک میں جو لوگ جمع تھے، انکا کام کیا تھا اور وہ کس طریقے سے پسپا ہوا۔ اور اس دن سے یہ کام آج تک جاری ہے۔ میں آج نہایت دُکھ اور افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں، مجھے دکھ ہے، مجھے افسوس ہے، ہمارے اداروں کے درمیان سخت تباو پایا جاتا ہے۔ آپکا ایک institution یہ ہے۔ اس طرح کے آپکے پاس تین institutions اور ہیں۔ ایک institution آپکے پاس

قومی اسمبلی ہے۔ اور ایک آپکا ایوان بالائیں نہ ہے۔ یہ آپکے آئین میں دنیا کے آئین اور قوانین میں ہے۔ یہ مقدمہ ہے اسکواڈ لیت حاصل ہے۔ اب ہم اسکی اڈلیت کو اسکی قدر کو از خود سے کم کرنا چاہتے ہیں یا اس پر ٹیک جاتے ہیں کہ اسکی قدر کو کم کریں۔ میں ذاتی طور پر پارٹی کے طور پر خان شہید کے ایک پیروکار کی حیثیت سے میں اسکو ٹھیک نہیں سمجھتا۔ اسکی اپنی ایک حیثیت ہے اسکو حیثیت دینی چاہیے اسکی حیثیت برقرار رونی چاہیے۔ ہم اسکے ممبرز ہوں یا نہ ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میڈم اسپیکر! یہ بھی سب کے سامنے ہے اور ایسی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ مداخلت رہی ہے لیکن میں سیاست میں اور ان تمام چیزوں میں اسکے نتائج اچھے نہیں نکلے ہیں۔ میں آج پھر کہتا ہوں کہ پاکستان کو جن بھرانوں کا سامنا ہے اُسمیں سیاسی بھراں آئینی بھراں معاشری بھراں اور خصوصاً اداروں کے درمیان تکڑاؤ۔ میں اس پر مزید نہیں جانا چاہتا ہوں، اتنی request پورے ملک کے ہر سنجیدہ آدمی سے کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لیے یہ جو اداروں کے درمیان تکڑاؤ ہے اسکو کیسے کم کیا جا سکتا ہے کیسے ختم کیا جا سکتا ہے؟ اور ہر ادارے کی جو تقدس ہے اُسکو اس تقدس پر کیسے محدود رکھا جا سکتا ہے؟ اگر ہم اس پر جائیں گے، سنجیدگی سے اس پر سوچیں گے، آپکے اخبارات کے مسلسل ادارے اس پر آ رہے ہیں کہ صورتحال خراب ہے اور خراب صورتحال میں یکلڑاؤ ہے۔ اور اس پر میں چھ مہینے پہلے بھی کہہ چکا ہوں آج بھی آپ کے سامنے اس لیے رکھ رہا ہوں۔۔۔ (مداخلت)

**میڈم اسپیکر:** جی! میں نے ان سے کہا ہے لیکن وہ کہہ سکتے ہیں۔ جی۔

**قائد حزب اختلاف:** میڈم اسپیکر! میں پھر اس پر آتا ہوں، پاکستان اور اسکی خارجہ پالیسی۔ میڈم اسپیکر! ہماری خارجہ پالیسی، قوموں کی جو منتخب پارلیمنٹ ہے، قومی اسمبلی، بینٹ اور صوبائی اسمبلیاں۔ جو آج ہم یہاں میٹھے ہیں، ہم میں سے کسی کا اُسمیں say نہیں ہے۔ اور جب say نہیں ہے، ہم اردو، گرد میں، افغانستان کو کیا کہتے ہیں کیا سمجھے ہیں، ایران کے بارے میں کیا خیالات ہیں، ہندوستان کے بارے میں کیا کہتے ہیں کیا سمجھتے ہیں، چاٹانا کے بارے میں کس طریقے سے ہیں۔ تمام ہمسایوں کے ساتھ ہماری صورتحال درست نہیں ہے اور ہم اپنے ہمسایوں کے ساتھ ہمارا تعلق اور ہم ایک دوسرے پر شک کر رہے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے معاملات میں مداخلت کر رہے ہیں۔ اب یہ کیا ہے میڈم اسپیکر! یہ ہم یہاں میٹھے ہوئے لوگ ہم نہیں چاہتے ہیں، ہم اپنے معاملات کو کیسے درست کر سکتے ہیں؟ نہ ایران کے معاملات میں دخل دینا چاہتے ہیں نہ افغانستان کے معاملات میں۔ اور چاٹانا ہماری جتنی مدد کر سکتا ہے اُس مدد کو بھی ہم سب نے بھائی عبدالقدوس بھائی! آپ سن لیں، میں جاننا اور سمجھنا ہو گا اور اسکوا پنے سامنے رکھنا ہو گا۔ عبدالقدوس بھائی! آپ اور سرفراز بھائی پھر بعد میں بات کر لیں گے۔ اس کو جاننا اور سمجھنا بھی ہو گا جو بھی امداد ہمیں دیں گے، کیا اس امداد کے بد لے میں ہم اپنی سرزی میں کا

تمام اختیار کھو بیٹھیں گے؟ اگر ابی کوئی صورتحال ہے، ہمیں alert ہونا چاہیے دیکھنا چاہیے اور چیزوں کو صحیح طریقے سے جاننا چاہیے۔ اور اس پر جو بھی خرچ آتا ہے اپنے ماہرین مقرر کرو، انکی رائے لو۔ ریکوڈ کو کیا ہوا؟ سیندک کو کیا ہوا؟ آپ کو کیا ملا؟ الٹا جو کچھ ہوا ہے جنہوں نے کیا ہے جس طریقے سے ہوا ہے ہم جیسے لوگ تھے۔ لیکن بات یہ ہے کہ ہمیں ٹینکل لوگوں کی مہارت چاہیے بہت سی چیزوں میں۔ وہ مہارت ہو صلاح و مشاورت ہو بیٹھ کر ہم اپنے صوبے اور اُسکی چیزوں کو پاکستان اور اُسکی چیزوں کو کس طریقے سے ٹھیک کر سکتے ہیں کس طریقے سے اسکو تحفظ دے سکتے ہیں؟ کس طریقے سے اسکو آگے لے جاسکتے ہیں؟ یہ ہماری ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔ تو میدم اسپیکر! میں اس پر آتا ہوں کہ یہ جو صورتحال ہے یہ نہایت ہی خراب ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ میں آپ سب کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کو انٹریشنلی میڈم اسپیکر! جس تہائی کا سامنا ہے، اس تہائی سے پاکستان کو نکلنے کے لیے تمام stakeholders کو تمام سیاسی پارٹیوں کو ہم ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں لیکن پاکستان کے جو مجموعی مسائل ہیں اس پر ہم کم سے کم آپس میں بیٹھ کر تمام اختلافات کو چھوڑ کر ہمیں آنے والے وقت میں جن مشکلات کا سامنا ہوگا انکو مدنظر رکھ کر ہم اسکو کیسے ٹھیک کر سکتے ہیں؟ ہم اس صورتحال سے نجات اپنے آپ کو کیسے دلا سکتے ہیں؟ یہ ہم سب کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ تو میدم اسپیکر! یہ صورتحال انٹریشنلی اور اندولنی طور پر جس طریقے سے ہے۔ پھر میدم اسپیکر! میں اس پر آتا ہوں اب عبدالقدوس صاحب قائدِ ایوان بنے ہیں، وفاق میں گورنمنٹ کسی اور کی ہے۔ یہاں جو گورنمنٹ قائم ہوئی ہے اُسکی against گورنمنٹ قائم ہوئی ہے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ جو کچھ ہم مرکز سے مانگتے تھے تو ہمیں غدار کہا جاتا تھا۔ آج عبدالقدوس صاحب کو اُسی صورتحال کا سامنا ہے۔ اُس نے مانگنا بھی ہیں اور شاید جو لوگ ہمیں غدار کہتے تھے، انکو غدار تو نہ کہیں لیکن حقوق کا پاسبان شاید انکو کہہ دیں، الفاظ کی ہیر پھیر ہوتی رہتی ہے۔ تو میدم اسپیکر!۔۔۔ (داخلت)

وزیرِ حکومہ داخلہ و قبائلی امور، جیل خانہ جات و پی ڈی ایم اے: میدم اسپیکر!

میدم اسپیکر: جی please

وزیرِ حکومہ داخلہ و قبائلی امور، جیل خانہ جات و پی ڈی ایم اے: میدم اسپیکر! مجھے interrupt نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن میں ایک روک کی طرف آپ کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں with your permission

میدم اسپیکر! with your due permission!

میدم اسپیکر: جی۔

وزیرِ حکومہ داخلہ و قبائلی امور، جیل خانہ جات و پی ڈی ایم اے: میزانیہ پیش کیے جانے کے بعد ایسا یہاں جو

اسپیکر کی طرف سے مقرر کی جائے، اسمبلی بحثیت مجموعی میزانیہ یا اس سے متعلق کسی اصولی مسئلے پر۔ تو لہذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ آنریبل اپوزیشن لیڈروہ اگر صرف میزانیہ کے متعلق بات کریں تو مناسب ہوگا۔ نہیں تو پھر جواب دار جواب اور ایک اور بحث کا سلسلہ شروع ہو جائیگا، وہ میں مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔

**میڈم اسپیکر:** ٹھیک ہے، میں انھیں option کرچکی ہوں۔

**قائد حزب اختلاف:** میڈم اسپیکر!

**میڈم اسپیکر:** زیارت وال صاحب! آپ کوشش کریں کہ اس کو میزانیہ کی طرف آپ لے آئیں آپ نے اسکا بیک گرا اونڈ دیا، ٹھیک ہے میں سمجھ گئی اس میں اصولی مسئلے کے طور پر ہے۔

**قائد حزب اختلاف:** میڈم! جن مسائل کا ہمیں سامنا ہے وہ ہماری غلط پالیسیوں کی وجہ سے۔ میں اس پر ابھی آتا ہوں اپنے دستوں سے request کرنا چاہتا ہوں کہ تھوڑا اسماجھنے سن لیں۔ اور سرفراز صاحب! جو کچھ یہاں ہو رہا ہے اس میں صرف یہ نہیں ہے کہ آپ میں، سب اسکو بھگت رہے ہیں۔ وہ ہے کیا؟ میں جوبات رکھ رہا ہوں کہ اس پر بات نہیں کریں۔ جب آپ سیاست میں بات نہیں کریں گے آپ کا بحث۔ بحث تو ہند سے ہیں، ہندسوں کو یوں پڑھیں یوں پڑھیں۔

**میڈم اسپیکر:** نہیں آپ اس کو اصولی طور پر لے آئیں یہ مسئلہ نا۔ ok ٹھیک ہے۔

**قائد حزب اختلاف:** میڈم اسپیکر، میں لے آتا ہوں مثال کے طور پر ہم نے آج بحث پیش کی ہے۔ یہ مجھے track سے ہٹانے کی وہ کر رہے ہیں، with due respect میں اس پر بات کرتا ہوں۔ ہم نے جو بحث پیش کی ہے۔ اس بحث میں 61 ارب کا خسارہ ہے اور percent آپ لوگ نکال لیں کتنا بتتا ہے۔ اور اس صوبے کو اس خسارے کا کیوں سامنا ہے؟ اب میں اس پر آتا ہوں۔ یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں اب میں آپکے سامنے رکھتا ہوں۔ گیس ڈولپمنٹ سرچارج۔ آپ کی جو گیس نکل رہی ہے وہ کم قیمت پر ہے، سندھ اس سے دگنی قیمت پر ہے، پنجاب میں اس سے تگنی قیمت پر نکل رہی ہے۔ یہ ان سب کو ملا کر پھر اس کے بعد ہمیں اسکا فائدہ دے رہے ہیں۔ بھائی! ہماری سستی نکل رہی ہے، جس کی مہنگی نکل رہی ہے اُسکی قیمت جس طریقے سے لگاتے ہو جس طریقے سے وہ کرتے ہو، ہمیں اسے کیوں رکھتے ہو۔ یہ صرف ایک مد ہے۔ اور اسے آپ کوچا لیں، پینتالیس ارب سالانہ کے حساب سے آپ اسکا فائدہ پہنچتا ہے۔ لیکن اس فارمولے کے تحت، وفاق کی جانب سے ہو جہاں سے بھی ہو ہمیں قابل قبول نہیں ہے۔ پھر اُسکے بعد well head price and consumer price. gas difference ہے۔ میڈم اسپیکر! وہ پھر اسی طریقے سے ہیں۔ یعنی جو گیس آپ نکال رہے ہیں اور

gas well head prices میں جہاں سے نکالی جاتی ہے، جو قیمت مقرر ہے۔ اور پھر جو آپ لوگوں کو دے رہے ہیں۔ اور وہ جو قیمت وصول کر رہے ہیں اس میں پھر چالیس پچاس ارب کی وہ ہے۔ پھر میں میڈم اسپیکر! یہ یوریا کے جو کارخانے ہیں، اُسکو گیس سبیڈی ریٹ پر دی گئی ہے۔ ہم جیسے غریب صوبے کی گیس وہاں دی گئی ہے۔ ہم کہاں جائیں؟ چوتھی بات یہ ہے۔ سرفراز بھائی جانتا ہے کہ ہماری جو گیس ہے، یہ گیس جہاں سے یہ نکل رہی ہے۔ پھر اُس علاقے میں کتنے پیسے خرچ کرنے ہیں؟ اس کا کوئی وہ نہیں ہے۔ سب سے بڑی اہم بات یہ ہے عبد القدوں صاحب بیٹھے ہیں، ہم سب یہاں ہیں، ہم بھی ساڑھے چار سال یہاں رہے ہیں۔ جو بھی جن میٹناؤں میں ہم گئے جو بھی ہم نے ماں گا آج تک مجھے ایک ذرہ برابر پہنچا ہے کہ کس علاقے سے، کس well سے کتنی گیس نکل رہی ہے؟ جو وہ بتائیں گے، ہم قبول کریں گے۔ اگر کہتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے، اسی طریقے سے چلانا ہے۔ جب 65 کے ایوان کو یہ قبول ہے، زیارت وال کو سب سے پہلے yes کرنا چاہیے ہاتھ اٹھانا چاہیے۔ اگر نہیں ہے تو کم از کم مالک کی حیثیت سے stakeholder کی حیثیت سے ہمیں بتایا جائے خدا کے لئے، یہ اس طریقے سے چلنے والا نہیں ہے۔ ہم آنکھیں بند کر لیں گے لیکن آنے والی نسلیں آنکھیں بند نہیں کر سکتی۔ پھر اسکے نتیجے میں جو وہاں کرنا تھا، اب میں سرفراز بھائی غلطی سے مجھے وہاں لے گیا۔ مجھے آج تک ڈکھ ہے کہ اُس علاقے میں جہاں پائپوں سے روڑ وہاں نہیں گزار سکتے، اتنے پائپ ڈلوائے گئے ہیں پورا علاقہ ایک جال سا بچھا ہوا تھا اور وہاں گیس نہیں ہے۔ ہم لوگ کتنے گناہ گار ہیں، ہمارے اکابرین کو گناہ گار سمجھو ہماری لیڈر شپ کو گناہ گار سمجھو، ہمارے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ اور کس بنیاد پر کیا ہے؟ ہمارا ایک گناہ ہے، اس کا بھی کوئی پیمانہ ہو، ہم اُس پر جائیں گے۔ ہم آپ کے ساتھ بہتر طریقے سے آپ کے ساتھ چلائیں گے۔ لیکن اگر آپ ہمیں اس طریقے سے نظر انداز کر رہے ہیں، اور قدم قدم پر چیزیں قبضہ ہو رہی ہیں۔ تو میڈم اسپیکر! یہ قبل قبول نہیں ہے۔ یہ میں آپ کو دو تین مدت میں تقریباً ایک ارب سے زیادہ پیسے صرف گیس کے حوالے سے آپ کو مل سکتے ہیں اگر ان پر چیزوں پر آپ جائیں اور مالک کی حیثیت سے بات کریں۔ ہم نے اور کوئی گناہ نہیں کیا ہے اور جو ہمیں لتاڑ رہے ہیں وہ گناہ یہ ہے کہ ہم مالک ہیں یا غلام ہیں اس سرزی میں پر؟ اگر مالک ہیں مالک کے پاس جو کچھ ہے فیڈریشن کی حیثیت سے ہم share کرنا چاہتے ہیں دینا بھی چاہتے ہیں اس ادارے کے ساتھ چنان بھی چاہتے ہیں۔ لیکن اگر ہم سے کوئی پوچھتا ہی نہیں ایک پرائیوریٹ کمپنی ہے میڈم اسپیکر! وہ پوچھنے لیں رہی ہے وہ آپ کے دفتر میں یہاں حاضری کے لئے نہیں آ رہی ہے۔ ہمیں اور آپ کو کسی بھی چیز کا پہنچا ہے تو اس صورتحال کو سامنے رکھیں، میں اسے اس بنیاد پر کھرہا ہوں۔ یہی صورتحال بخال کی ہے۔ جہاں سے بخل پیدا کی گئی میڈم اسپیکر! یہ بخلی وہاں سے ساڑھے تین سو میل دوڑے جا کے کوٹھ لکھ پت میں کنٹرول کیا گیا۔ اور واپڈا ہاؤس

لا ہور میں بنایا گیا۔ تربیلہ منگلا کی بھکلی، اور فلاں سے اور بیس پیسے فی یونٹ ہم پیدا کر رہے ہیں ان سب کو ملا کے پھر انکو وہ دے رہے ہیں۔ میڈم اسپیکر! یہ سب کچھ آپ دیکھ رہے ہیں۔ اس اسمبلی میں پچھلے ٹینور میں آپ ہمارے ساتھ تھے، ہم بتیں کہ رہے تھے اور ان بالتوں کی بنیاد پر پھر مرکز میں ایک میٹنگ ہوئی، next دور میں جو ہم نے باہیکاٹ کیا تھا اُس پر میٹنگ ہوئی اور ایک کھرب چالیس ارب روپے کی arrear fix ہوا جو ہمارے صوبے کو ابھی وہ دے رہے ہیں۔ لیکن میرے حساب سے یہ بالکل غلط تھا۔ ہمارے تقریباً چھ ساڑھے چھ کھرب روپے مرکز اس گیس کے حوالے سے مقروض تھا۔ اور اُسکی جو جائیداد ہے پورے پاکستان میں اس میں آپ کے صوبہ ڈیرہ بکٹی کا، سوئی کا، لوٹی کا شاہراہ زرنگون کا تو ابھی شروع ہوا ہے۔ کسی کی ایک شراکت داری، ایک پائی کا آپکا نہیں۔ اور یہ تمام آپ کی دولت سے بنے ہیں۔ تو میڈم اسپیکر! میں بجٹ پر اس لئے رکھنا چارہ تھا کہ ہمارے جو مسائل ہیں وہ اس طریقے سے ہیں۔ بھلی آپ کی اس طریقے سے چل گئی۔۔۔۔۔

**میڈم اسپیکر:** اذان ہو رہی ہے۔

(خاموشی۔ اذان)

**میڈم اسپیکر:** جی زیارت وال صاحب! You have only ten minutes now, I am telling you. کیونکہ میں پہلے ہی آپ کو over-time دے چکی ہوں۔

**قائد حزب اختلاف:** میڈم اسپیکر! وہ منت میں نہیں ہو سکتا۔

**میڈم اسپیکر:** آپ کوشش کریں۔

**قائد حزب اختلاف:** میں کوشش کروں گا۔ اُس کو wind-up کرتے ہیں۔

**میڈم اسپیکر:** جی ہاں۔

**قائد حزب اختلاف:** میڈم اسپیکر! یہ وہ چیزیں تھیں جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا تھا۔ میڈم اسپیکر! میں پھر اسی پر آتا ہوں انگریز نے 1886ء میں ہرنائی تک ریلوے لائن بنائی اور link کیا کوئئی کو اُس راستے سے۔ اور اُس ریلوے لائن کا مقصد اور کچھ نہیں تھا۔ وہاں کوئلہ تھا اور کوئلہ کو لے جانے کے لئے انہوں نے ریلوے لائن بنائی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** Please order in the House.

**قائد حزب اختلاف:** آج اس ریلوے لائن کے insurgency میں پُل اڑائے گئے۔ آج وہ ریلوے لائن

دوبارہ مرمت ہو رہی ہے۔ اور اس میں پھر زکاٹ ہے۔ اور وہ اب تک نہیں ہو رہی ہے۔ تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اُس دن سے آج تک وہاں سے کوئلہ نکالا جا رہا ہے۔ میڈم اپسیکر! کسی بھی بجٹ میں اُس علاقے کیلئے جس سے کم از کم سالانہ کے حساب سے آج دس لاکھ ٹن کوئلہ نکالا جا رہا ہے۔

**میڈم اپسیکر:** Please order in the House.

**قائد حزب اختلاف:** دس لاکھ ٹن کوئلہ اور اُسکی جو رائٹی ہے سرکار کی جانب سے جو ہم لے رہے ہیں یہ پانچ سو روپے per ٹن سے زیادہ ہے۔ اُس علاقے کو یا صوبے کے حساب سے بھی جو میں نے آمدنی دیکھی ہے۔ یا آمدنی تو صرف ہر نانی کے کوئلہ سے پوری ہو سکتی ہے کوئٹہ، سورنخ، ڈیگاری، مچھ، ذکی اور آخر تک جو جاتا ہے ان چھوڑ کر یہ آمدنی تو صرف ہر نانی سے ہو جاتی ہے۔ تو ابھی وزیر اعلیٰ صاحب گئے ہیں باقی دوست بیٹھے ہیں۔ تو کیا ہم اس کیلئے کوئی سسٹم نہیں بنائیں گے؟ سسٹم کے تحت اگر ہم یہ وصول کریں گے تو یہ ہمارے لیئے بہت پیسے ہیں۔ ہمارے صوبے کی آمدن پندرہ ارب ٹوٹل ہے۔ اب پندرہ ارب سے آپ صوبے کو چلا سکیں گے؟ باقی جو ٹیکسٹر ہیں، وہ اس لیئے پندرہ ارب نہیں ہیں۔ وہ جو ٹیکسٹر ہے وفاق ہم سے لے رہا ہے۔ اور پھر وہاں جمع کر کے پھر ہمارے پاس حساب کتاب نہیں ہے۔ جمع کر کے جس حساب سے ہمیں دے رہے ہیں۔ یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے اور وفاق یہ زیادتی شروع سے کر رہا ہے۔ میڈم اپسیکر! میں آپکے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔ جب NFC award طے ہوا اور اسکی انہوں نے یہ طے کیا کہ 9.09 جو پیسے ہیں صوبوں کو۔ خصوصاً ہمارے صوبے کو اس share کے حساب سے انکو ملیں گے۔ میں نے جو دیکھا ہے کسی بھی سال 2010ء سے 2018ء تک تین فیصد۔ پانچ فیصد ہمارا پہلے سے تھا۔ اُسکو بڑھا کر گلیو صاحب بیٹھے ہیں۔ 9.09 کر دیا تھا۔ 9.09 تو ہمیں نہیں ملا ہے پرانے پانچ تک نہیں پنچھے ہیں۔ اور جو بھی رکھ لیتے ہیں وہ پیسے سال کے دوران ہمیں release نہیں کرتے ہیں۔ کس کی خاصی کس کی خرابی ہے؟ میں خود گیا ہوں تو وہاں 1-PC کا بہانہ فلاں کا بہانہ بناؤ۔ تو میڈم اپسیکر! انکے منصوبے پاس ہو جاتے ہیں ہمارے منصوبے ایسے ہی رہ جاتے ہیں۔ ہمارے بجٹ سے زیادہ نقد پیسے اس سال بھی تقریباً اسٹھ تریسٹھ ارب روپے مرکز کے تھے، اسکی 20% تک بھی نہیں ملا ہے۔ تو آپکا یہ صوبہ آپکا یہ بجٹ آپکی یہ ترقیاں کیسے ہو سکتی ہیں؟ میڈم اپسیکر! اسکے علاوہ میں اس پر آنا چاہتا ہوں کہ یہ جو بجٹ بنایا ہے۔ قدوس صاحب باہر چلے گئے۔ جو بجٹ بنایا گیا ہے، ہم نے اپنے طور پر گزشتہ چار سالوں میں جو ترقیاتی مدت ہیں جس سے آپکی پیداوار بڑھ سکتی ہے۔ جس سے پروگرام میں کمی آسکتی ہے۔ یہ جو آپکی مدت ہیں۔ ایکریکچرل، فارسٹری، لائیو اسٹاک، فرشریز اور ٹورزم ہیں۔ اور اسکے ساتھ ساتھ دوسرے جو ڈیپارٹمنٹس ہیں۔ یہ تمام دس، بارہ ڈیپارٹمنٹس ہیں۔ اس

سال سب سے کم پیسے Productive Departments کیلئے رکھے گئے ہیں۔ میری request یہ ہے کہ اس پر سوچیں۔ فشریز، ساحل سمندر میڈم! گوادر جس کے پچھے ساری دنیا پڑی ہوئی ہے کہ گوادر۔ گوادر کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اُسکو صرف ساٹھ ملین دیتے ہیں۔ ماہی گیری کو وہ جو ٹولٹس ہیں اُنکے انجن مرمت کرنے کا پتہ نہیں کیا کیا ہے کیا نہیں کیا ہے۔ اور کچھ نہیں ہے گوادر میں۔ فشریز ڈپارٹمنٹ میں گوادر کیلئے کچھ بھی نہیں ہے۔ اس طریقے سے یہ کیسے چل سکے گا؟ میڈم اسپیکر! میں آپکی فارسٹری کو لیتا ہوں۔ زراعت کو لیتا ہوں۔ زراعت میں کچھ نہیں ہے جو پیسے انہوں نے رکھے ہیں وہ کیا ہے؟ میڈم اسپیکر! انہوں نے پیسے رکھے ہیں زیتون کیلئے 1 ہزار 2 سو پچاس ملین۔ زیتون کیلئے آپکا صوبہ دنیا بھر میں بہترین سے بہترین موسم رکھتا ہے۔ پیسے یہ رکھے ہیں۔ اور باقی جو پیسے رکھے ہیں، وہ رسروچ اور وہ ہے۔ اُس کیلئے پیسے رکھے ہیں پھر پانچ سو ملین۔ یہ ومنصوبے ہیں آپکی زراعت میں۔ باقی پیسے on going کیلئے ہیں۔ آپ کے جو پیسے رکھے گئے ہیں کسی کے بیس لاکھ ہیں کسی کے تنسیں لاکھ ہیں کسی کے چالیس لاکھ ہیں۔ ٹیوب ویل ہیں۔ فلاں فلاں ہیں۔ اس حوالے سے تالاب ہیں۔ اور کوئی منصوبہ اس میں شامل نہیں ہے۔ پھر اسکے علاوہ میڈم اسپیکر! آپ بھی جانتی ہیں ہم بھی جانتے ہیں۔ سرفراز بھائی بھی بیٹھا ہے قدوس صاحب باہر چلے گئے۔ ہمیں جو سب سے غنیم مسئلہ صوبے میں درپیش ہے وہ پانی کا ہے۔ پانی کا جو مسئلہ ہے اس سال کوئی بھی منصوبہ کوئی بھی ڈیم اسیمیں شامل نہیں ہے۔ چالیس لاکھ کے ڈیم کو میں ڈیم نہیں سمجھتا۔ ایک کروڑ کے ڈیم کو میں ڈیم نہیں سمجھتا۔ ومنصوبے ہیں فیڈرل کے میڈم اسپیکر! اور وہ جو دو مسئلے ہیں۔ پھر دو منصوبے ہیں اُس میں تعمیر نونک ڈیم ہے نیا منصوبہ۔ وہ ہے 36 ارب 50 کروڑ کا۔ اور اُس میں پیسے ہم نے اُن کیلئے رکھے ہیں 2 ارب۔ یہاں اُس میں یہ ذکر بھی نہیں ہے کہ ہمارا شیئر کتنا ہے فیڈرل کا شیئر کتنا ہے۔ یہ فیڈرل کا ایک ڈیم ہے وہاں پر اور پھر اس کے علاوہ سرفراز صاحب وہ بھی چلے گئے۔

**میڈم اسپیکر:** نہیں نہیں ہم سن رہے ہیں آپ ہمیں بتائیں۔

**قامہ حزب اختلاف:** قدوس بھائی نکل گیا۔ اور ان کیلئے 31 ڈیلے ایکشن ڈیم ہیں تین تحصیلوں میں۔ اور اُس کا آپ اس طریقے سے رکھنی نہیں سکتے۔ انہوں نے یہ رکھے ہیں اور جب رکھے ہیں پیسے اُن کیلئے وہ ہے کوئی 8 سو 50 ملین۔ تو 8 سو 50 ملین پھر کہاں خرچ ہونگے؟ تو it means، زراعت جیسے اہم صوبے کو بھی آپ نے کچھ نہیں دیا ہے ایریکیشن میں۔ پھر اُس کے علاوہ میڈم اسپیکر! محکمہ اسپورٹس پر ہم آتے ہیں۔ میری سمجھ سے سب کچھ بالاتر ہے۔ آپ لوگ کہتے ہیں کہ آپ لوگ غصہ کیوں کر رہے ہیں۔ انہوں نے پیسے رکھے ہیں اسپورٹس میں 14 اگست کے حوالے سے۔ 14 اگست کو جو بھی ہماری گورنمنٹ تھی۔ ہم 14 اگست کو پیسے دیتے تھے نان ڈولپمنٹ

سے انکوں جاتے تھے۔ اور باقاعدہ تمام صوبے میں، تمام اضلاع میں 14 اگست کی جشن منائی جاتی تھی۔ اس مرتبہ 14 اگست کے پیسے انہوں نے PSDP میں رکھ دیے ہیں۔ اور اسکی تعداد کتنی ہے، جو انہوں نے رکھی ہے۔ اسکی تعداد ہے 2 سو 60 ملین۔ اور پھر اس کیلئے رکھے ہیں 3 سو ملین۔ یہ جو دونوں پیسے انہوں نے رکھے ہیں یہ دونوں کے حوالے سے ہیں۔ پھر اس میں throw-forward بھی کیا ہے۔ میڈم اسپیکر! حیرانگی کی بات تو یہ ہے۔ یہ ہمارے بجٹ کے جو ماہر ہیں۔ اب نان ڈولپمنٹ کو ڈولپمنٹ میں ڈالنا۔ اور ڈولپمنٹ میں پھر throw-forward۔ یہاں جو پیسے رکھے جاتے ہیں میڈم اسپیکر! اس کا باقاعدہ PC بنایا جاتا ہے اور اس میں سب کچھ کا تذکرہ ہوتا ہے اور اسکو پاس کیا جاتا ہے اور اس کی بنیاد پر پیسے ریلیز ہوتے ہیں۔ اب 14 اگست کے پیسے یا آزادی کیلئے جو پیسے انہوں نے رکھے ہیں، پروگرام 3 سو ملین اور 2 سو 60 ملین۔ ایک میں throw-forward ہے 100 اور دوسرے میں 60۔ یہ دنیا کے جو بھی بجٹ بنے ہیں، ترقیتی بجٹ یا انکی خلاف ورزی ہے۔ آپ اپنے ساتھ نوٹ کر لیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں میں پھر اس کا نمبر بھی آپکو پیش کر سکتا ہوں PSDP نمبر۔ یہ اس طریقے سے انہوں نے رکھے ہیں، محکمہ اسپورٹس میں۔

**میڈم اسپیکر:** بُلْٹی صاحب! یہ بہت اہم important point تھا جو انہوں نے بولا ہے۔ جی۔

**قائد حزب اختلاف:** اس کے علاوہ میڈم اسپیکر! لا نیو اسٹاک۔ ہم سارے یہاں بولتے رہتے ہیں۔ لا نیو اسٹاک میں ہمارا کوئی منصوبہ شامل نہیں ہے۔ اور زراعت کے بعد معدنیات کے ساتھ ساتھ لا نیو اسٹاک سے ہمیں بہت بڑی آمدنی مل سکتی ہے، مل رہی ہے۔ ہمارے لوگوں کی معیشت ہے۔ لیکن اُسیں انہوں نے کیا کیا ہے؟ اُسیں دو منصوبے ہیں۔ ایک منصوبہ خالق آباد، منگھر کا ہے جو بائیس ملین کا ہے اور دوسرا پاٹری فارم اور ڈیری فارم۔ وہ ہے 76 ملین کا۔ باقی صوبہ اُسکا لا نیو اسٹاک۔ اُسکے جو علاقے ہیں خصوصاً موی خیل، شیرانی، ٹزوہ، بارکھان اور اُسکے آگے آتے ہوئے ہرنائی تک۔ جو علاقے موون سون کے ریخ میں ہیں۔ کم از کم چھاپس، ساٹھ لاکھ سے زیادہ لا نیو اسٹاک ہمارے پاس موجود ہے۔ وہ اونٹ یا اونٹی ہوں۔ وہ گائے، بھینس، بھیڑ، بکریاں جو بھی ہیں، ہمارے پاس موجود ہیں۔ اب اُن کیلئے اگر یہ بجٹ میں، پھر قدوس صاحب آ کر بیٹھ گئے ہیں۔ باقی جو پیسے ہیں۔ کسی نے کہیں پر پیس لاکھر کھے ہیں کسی نے تیس لاکھر کھے ہیں۔ کوئی animal husbandery بنا رہا ہے۔ کوئی دوائی دے رہا ہے۔ کوئی فلاں کر رہا ہے۔ تو ان مدت کو نظر انداز کر کے ہم نے بڑی عگین غلطی کی ہے۔۔۔ (مداخلت)

**میڈم اسپیکر:** اس طرح آواز نہ دیں۔

**قائد حزب اختلاف:** ہم نے بڑی عگین غلطی کی ہے۔ اور یہ بجٹ اس بنیاد پر بالکل acceptable نہیں

ہے کہ آپ اپنی ترقیاتی مرات کو اس طریقے سے لے جاتے ہیں، اس طریقے سے وہ کرتے ہیں۔ تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو پورے صوبے میں، کسی بھی حوالے سے سپورٹس کے حوالے سے، یو تھہ سپورٹس کمپلیکس کے حوالے سے اور جنچ چنچ کر کہتے ہیں۔ یہ سوشل ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے کہ سماجی برائیاں کیسے کم کی جاسکتی ہیں؟ اور سماجی برائیوں کو کم کرنے کیلئے سپورٹس کوفروغ دینالازمی اور ضروری ہوا کرتا ہے اب وہ سپورٹس صفر پر جا رہا ہے۔ اُس سپورٹس کیلئے کمپلیکس آپ بنارہے ہیں یہاں وہ کس قسم کا کمپلیکس ہو گا۔ کوئی میں ایک ہے دس کروڑ کا۔ اسکے علاوہ اس میں بھی کچھ نہیں ہے۔ تو میڈم اسپیکر! میرا کہنا یہ ہے کہ اس طرح بجٹ بنائے جس میں آپ اریگیشن کو نظر انداز کرتے ہیں۔ جس میں آپ زراعت کو نظر انداز کرتے ہیں۔ جنگلات کو نظر انداز کرتے ہیں۔ لائیوٹاک کو نظر انداز کرتے ہیں۔ فشریز کو نظر انداز کرتے ہیں۔ اور اپنے بجٹ کو اپنی آمدنی کو نہیں بڑھانا چاہتے ہیں، تو نہ بیروزگاری کم ہو گی اور نہ ہی مہنگائی میں کمی آئیگی بلکہ بڑھتی جائیگی۔ تو ہمارا جو یہ بجٹ ہے، اُس میں اس قسم کے lapses ہیں اور ان lapses کے ہوتے ہوئے میڈم اسپیکر۔۔۔

**میڈم اسپیکر:** زیارت وال صاحب wind-up please.

**قائد حزب اختلاف:** میں صنعت پر آتا ہوں۔ نہیں میڈم اسپیکر! اس پر میں بات کروں گا۔ اس طریقے سے میر عبدالقدوس کیلئے ایسے تو نہیں چھوڑا جا سکتا۔ صنعت پر ہم آتے ہیں میڈم اسپیکر! صنعت میں آپ کے پانچ منصوبے ہیں، جن کو منصوبے کہہ سکتے ہیں لیکن کیا منصوبے ہیں؟ ایک میں ہے، 28 کروڑ اور دوسرا چیک پوسٹ ہے، اسٹاف رہائشی منصوبہ ہے۔ weight bridges یہ ماٹیز اور منزل والے لگاتے ہیں وہ جو گاؤں کو weight کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ صنعت میں ڈالا ہے باقی ہمارے پاس صنعت میں کچھ بھی نہیں ہے۔ تو اب یہ اس طریقے سے جا کے ہم کیا وہ کر سکتے ہیں؟ پھر اسکے علاوہ ماٹیز اور منزل میں ایک کروڑ کا ریسکوپیسینٹر ہے دُکی میں، باقی خیر خیرت ہے۔ نہ ماٹیز ہے کوئی صوبے میں اور نہ اسکا کوئی وجود ہے اس صوبے میں۔ نہ ماٹیز کسی نے نکالنا ہے اور نہ ماٹیز پر کام کرنا ہے اور نہ اس کو ترقی دینا ہے اور نہ ہی یہ آمدنی کا منصوبہ ہے۔ میڈم اسپیکر! اب اس طریقے سے اسکو ہم کیا کریں گے کس طریقے سے اس پر جائیں گے؟

**میڈم اسپیکر:** میرے پاس باقی speechers کے نام نہیں آئے ہیں پلیزا پنام بھیج دیں۔

**قائد حزب اختلاف:** پلیزا نام آپ کو پہنچ جائیں گے۔ میڈم اسپیکر! پھر اس کے علاوہ میں اس پر

آتا ہوں۔ لیبرا اور مین پاور۔ اُس میں بھی ایک وکیشنل سینٹر قدوس صاحب نے انکو کیا خیال آیا ہے اپنے علاقے میں رکھا ہے 16 کروڑ کا۔ پھر پورا صوبہ فارغ ہے۔ کہیں پر کچھ نہیں ہے۔ اور بجٹ تقریر میں جو کچھ تھا وہ اپنی جگہ پر۔ پھر میڈم اسپیکر! لفڑ کے نام پر گوادر میں 2 ارب روپے رکھے ہیں اب ایریگلیش پانی، کوئی ہمارے مسائل یہ نظر انداز چھی بات ہے، رکھ دیئے بس رکھ دیئے اس پر ہم کیا کر سکتے ہیں۔ پھر اُس کے علاوہ ایک کریشنل پارک کے نام سے دس کروڑ روپے زیارت کو دیئے ہیں۔ یہ رکھا ہے۔ باقی پھر خیریت ہے۔ میڈم اسپیکر! روڈ سیکٹر میں 11 منصوبے ایسے ہیں جن کو آپ منصوبے کہہ سکتے ہیں اور قدوس بھائی ہم سارے فارغ ہو جائیں گے۔ کوئی بھی آدمی کسی کے سامنے رکھ سکے گا کہ یہ منصوبے ہیں جیسا کہ یہ کاغذ انہوں نے چھپا یا ہے۔ اُس میں سات آٹھ منصوبے ایسے ہیں جس میں ہر نائی کے دو منصوبے شامل ہیں، روڈوں کے۔ جو تمیں اور چالیس کروڑ کی ongoing جاری ہے اُس کا تذکر کیا ہے۔ جبکہ ہمارے C&W روڈ سیکٹر کی جو اسکیمات ہیں میڈم اسپیکر! یہ چار سو سے زیادہ ہیں ongoing。 اور نئے جو ہیں وہ بھی چار سو سے زیادہ ہیں لیکن جن کو آپ کسی کے سامنے رکھ سکتے ہیں وہ گیارہ منصوبے ہیں۔ باقی ایک کروڑ، دو کروڑ، بچا س لاکھ یہ روڈ کے ہمارے منصوبے ہیں۔ تو اس مرتبہ یہ جو منصوبہ بندی ہے یہ کسی حوالے سے ٹھیک نہیں ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے میڈم اسپیکر! یہ جو کچھ ہوا ہے، یہ جس طریقے سے ہوا ہے میں اس پر آنا چاہتا ہوں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ میڈم اسپیکر! 12 حلقة اور 9 ضلع۔ نئی جو اسکیمات ہیں اُنکے لئے جو پیسے رکھے گئے ہیں وہ 30 ارب 35 کروڑ۔ اُس میں آواران ہے۔ جس کیلئے 19 ارب 38 کروڑ۔ کچھی ہے، گلیو صاحب بیٹھے ہیں انہوں نے بھی اپنا کمال دکھایا ہے۔ اُن کے ہیں 2 ارب 35 کروڑ۔ پھر خضدار کے تین حلقات میں خضدار میں، اُن کے ہیں 3 ارب 69 کروڑ۔ آپ اپنے ساتھ نوٹ کر لیں گلیو صاحب۔

**میڈم اسپیکر:** زیارت وال صاحب! please آپ نام نہ لیں۔ حلقوں کا نام لیں آدمی کا نام نہیں لیں۔

**قامہ حزب اختلاف:** نہیں نہیں میں نام لوں گا یہ میرا حق ہے۔ یہ ہمارا صوبہ ہے۔ یہ ہم سب جو بیٹھے ہیں میں ساروں کا بتاؤں گا بابا! کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ڈیرہ گٹھی میں 1 ارب 83 کروڑ ہیں۔ یہ نئی اسکیمات ہیں پر میں نہیں گیا ہوں۔ وہ بھی لا کے نکالتا ہوں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ قلات میں 1 ارب 91 کروڑ ہیں۔ خاران میں 2 ارب 40 کروڑ ہیں گوادر میں 5 ارب 68 کروڑ ہیں۔ واشک میں

1 ارب 2 کروڑ ہیں۔ قلعہ سیف اللہ میں 12 ارب 6 کروڑ ہیں۔ میدم اسپیکر! یہ جو حلقتے ہیں، جن دوستوں کی وہاں رسائی ہے۔ اپنی طرفداری ہم نے بھی کی ہے۔ لیکن اربوں میں نہیں کی ہے۔ کوئی پانچ کروڑ کوئی دس کروڑ کوئی آٹھ کروڑ۔ اب اس طرح کا جو بجٹ ہے میدم اسپیکر! اس بجٹ کو اس طریقے سے پیش کرنا، اس پر احتجاج نہ ہونا یہ بالکل سمجھ سے بالاتر ہے دوستوں سے گزارش یہ ہے کہ تھوڑا بہت کم سے کم انصاف سے کام لیتے تھوڑا بہت دوسرے علاقوں کا بھی خیال رکھتے۔ اور باقی لوگوں کو بھی وہ سمجھتے۔ اب یہ تو نئی اسکیمات ہیں ہیں جب ongoing پر چلے جائیں گے تو اس سے بھی یہ بدتر صورت حال آپ کے سامنے آ جائیگی۔ تو یہ جو صورتحال جس صورتحال کا ہے میں سامنا ہے۔ یہ ہمارا صوبہ ہے ہم سارے لوگ ہیں۔ ہم سارے ایک page پر پڑھتے۔ ٹوٹ گئے، کہاں چلے گئے اور کس طریقے سے بنی گورنمنٹ۔ لیکن اس کا یہ کام تھا کہ سب کے ساتھ انصاف کرتی۔ اور اگر قدوس صاحب کا یہ ہے کہ میں اس مرتبہ سارے آواران کو دوں۔ اور اگر باری آئی پھر میں بھی پہنچنے والے کے پیچھے سے کہاں لے جاؤں گا۔ یہ صورتحال کسی کے لئے قابل قبول نہیں ہے۔ گیلو صاحب! آپ بُرانہ منائیں۔ باقی بھی جو دوست بیٹھے ہیں، ایک limit کے ساتھ ہیں ایک اسکے ساتھ ہیں۔ لیکن یہ جو آپ 9 ارب لے جاتے ہیں اور ایک حلقة کو دس کروڑ تک نہیں دیتے ہیں۔ اور احسان بھی جلتا تھا ہیں، تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ میدم اسپیکر! یہ تھا آپ کا مکمل بجٹ۔ اب اس بجٹ کے ہوتے ہوئے میں آپ سے صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ اس بجٹ کے ہوتے ہوئے آپ کی آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب نے ڈالے تھے، میں نے ڈالے تھے۔۔۔ (مدخلت) بیٹھیں سن لیں۔

**میدم اسپیکر:** گیلو صاحب! پلیز آپ ڈسٹرپ نہیں کریں۔

**قادم حزب اختلاف:** سرفراز صاحب نے بھی ڈالے تھے اس وقت بھی۔۔۔ (مدخلت) شامل تھا بابا شامل تھا yes لیکن اربوں میں نہیں۔ کروڑوں کی بات میں بھی بھی مان رہا ہوں۔ کہ کسی دوست سے ہم نے دس کروڑ زیادہ لئے ہوئے 15 کروڑ سے زیادہ نہیں۔ یہ جو آپ اربوں کا فرق کر رہے ناں، یہ قدوس والا انصاف۔ قدوس بھائی کا انصاف ہمیں بالکل قابل قبول نہیں ہے۔ آپ لوگ ناراض ہو جائیں گے لیکن میں اس بنیاد پر آپ کے اس بجٹ کو عوامی امنگلوں کے مطابق بجٹ نہیں سمجھتا ایک سنگین مذاق عوام کے خزانے کے ساتھ ہوا ہے۔ اس میں جو دوست ملوث رہے ہیں، جو میں نے دیکھا ہے اس میں آپ لوگ سرفہرست

ہیں۔ باقی نے بھی ادھر ادھر کی برش ماری ہوگی۔ لیکن آپ لوگوں نے جس طریقے سے کیا ہے، اس پر میں ہاؤس کے سامنے اتنا کہنا چاہتا ہوں۔

**میڈیم اسپیکر:** جی ابھی wind-up کر لیں زیارتوال صاحب۔ last sentences یہ یہ آپ کے۔

**قادح زب اختلاف:** میں اسکو wind-up کرنا چاہتا ہوں۔ تو میڈیم اسپیکر! عوامی امنگوں کے مطابق نہیں ہے۔ میں اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے دوستوں کا ٹریڑری پیپر کے اس بجٹ کو ہولی سولی مسترد کرتا ہوں۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اور گزارش یہ کرتا ہوں کہ اس کو دوبارہ کس طریقے سے ٹھیک کیا جاسکتا ہے؟ کیسے انصاف کیا جاسکتا ہے؟ اور انصاف کے تقاضے کیسے پورے کیے جاسکتے ہیں؟ وہ انصاف کے تقاضے پورے کریں نہ کرنے کی صورت میں انسان، ہر انسان ایک نہ ایک دن نج بنتا ہے اور خود توقع یہ کرتا ہے کہ مجھے انصاف ملے۔ اور جس دن وہ نج بنتا ہے وہ نا انصافی کی طرف چلا جاتا ہے یہ انسانی فطرت ہے۔ تو قدوس صاحب سے ہوا ہے، سرفراز صاحب سے ہوا ہے، گیلو صاحب سے ہوا ہے جس سے بھی ہوا ہے، اسکی تلافی کیسے کر سکتے ہیں؟ اتنی سی request ہاؤس کے سامنے اور آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں اور اسی پر اپنی تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں۔ بڑی مہربانی اور سب دوستوں کا شکر یہ۔ ان سب نے ٹائم دیا میں نے زیادہ وقت لیا۔ اور آپ لوگوں نے مجھے صبر کے ساتھ سننا۔ اس پر میں آپ سب کا مشکور ہوں۔ شکر یہ۔

**میڈیم اسپیکر:** اور کوئی نمبر! میرے پاس کسی کا بھی نام نہیں آیا ہے۔ تو ہم اس کو پھر۔۔۔ (مدخلت) زیارتوال صاحب اپوزیشن لیڈر ہیں ان کو دینا پڑتا ہے کیونکہ اس سے آپ لوگ بھی سیکھتے ہیں، گورنمنٹ کی بھی چیزیں ہیں۔ تو ایسا نہیں ہے، اپوزیشن لیڈر کا ایک وہ ہوتا ہے۔ اس کو دیا جاتا ہے کہ وہ بولیں اور بات کریں۔ ابھی میرے خیال میں کیونکہ میرے پاس کسی کا بھی نام نہیں آیا ہے۔ سی ایم صاحب! میں آپ کے اس سے کہل جو اجلاس آپ ٹائمگ کے حوالے سے کیا رکھنا چاہتے ہیں؟ ٹھیک ہے۔۔۔ (مدخلت) ابھی ٹائم اس طرح سے نہیں ہے۔ گیلو صاحب! اس وقت چھ بجکر میں منت ہو رہے ہیں۔ اور ہمارے بہت سے نمبر ان جورو زہدار ہیں اور ہمارے جو آفیسرز ہیں، وہ سارے دُور دُور سے آتے ہیں، کوئی مستوگ سے آتا ہے، کوئی پیشیں سے آتا ہے وہ اسی لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو اسی لئے میں نے پہلے کہہ دیا تھا کہ چھ بجکر تیس منت

تک میں اسکو چلاوں گی، اور اُسکے بعد پھر کل بھی پورا دن ہے please آپ اپنے نام سیکرٹریٹ میں جمع کرادیں تاکہ پھر اُسی حساب سے ہم آپ کو بحث کیلئے موقع دیں۔ ڈاکٹر صاحب! جی۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: کدھری چالیس منٹ اور ہمارے لیئے پانچ منٹ۔

میڈم اسپیکر: اپوزیشن لیڈر کو نائم دیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: نہیں، میں عرض کروں پانچ تو ہونا ہی نہیں چاہیے، پھر کیا ضرورت ہے۔ پانچ منٹ میں ہم کیا کہیں گے۔

میڈم اسپیکر: میں نے پانچ منٹ نہیں کہا میں نے کہا پانچ سے آٹھ منٹ، آپ اُس پر بات کریں گے۔ جی ہاں یہ تمام اسمبلی نے بات کرنی ہوتی ہے۔ اُسی میں آپ بات کر لیں۔ آپ suggestions دیں۔

بہرحال یہ کل بات ہو گی ڈاکٹر صاحب! اس پر جب آپ کھڑے ہوں گے speech کیلئے۔ I did not get any name for this. جی ڈاکٹر صاحب! کل انشاء اللہ اسے continue کریں گے۔ اب اسمبلی کا

اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 19 مئی 2018ء بوقت سہ پہر تین بجے تک کے لئے ماتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 06 بجے 20 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

